مسلم خاتون

حقوق، فرائض اور اوصاف

www.KitaboSunnat.com

تالیف

عبدالغفار حسن

ناشر

رباط العلوم الاسلامیہ
۲۶۸ - عالمگیر روڈ، کراچی ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مسلم خاتون

حقوق، فرائض اور اوصاف

تالیف

عبدالغفار حسن

www.KitaboSunnat.com

ناشر

رباط العلوم الاسلامیہ
۲۶۸ - عالمگیر روڈ، کراچی ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

طبع دوم ۱۹۸۹ء
طبع سوم ۱۹۹۳ء
طبع چہارم ۱۹۹۵ء

08111

القادر پرنٹنگ پریس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

۱۔ پیش لفظ۔ ———— ۴
۲۔ معیاری خاتون کی بنیادی خصوصیات ———— ۶
۳۔ معیاری خاتون کے بنیادی اوصاف ———— ۹
۴۔ پاکیزہ زندگی۔ تقویٰ۔ ———— ۱۶
۵۔ عورت کا زیور، شرم وحیا۔ ———— ۱۸
۶۔ زبان کی بے احتیاطی۔ ———— ۲۳
۷۔ فحش کلامی سے پرہیز۔ ———— ۲۹
۸۔ احسان فراموشی۔ ———— ۳۱
۹۔ فریب کاری اور ملمع سازی۔ ———— ۳۳
۱۰۔ نیکی پھیلانے اور بدی مٹانے میں تعاون۔ ———— ۳۵
۱۱۔ نیکی میں تعاون کا عملی نمونہ۔ ———— ۳۷
۱۲۔ غلط ذہن وفکر کی اصلاح۔ ———— ۴۰
۱۳۔ بچوں کی تربیت۔ ———— ۴۲
۱۴۔ خواتین کی علمی سرگرمیاں ———— ۴۴
۱۵۔ دو کردار ———— ۴۶
۱۶۔ ازواج مطہرات کا نمونہ۔ ———— ۵۰
۱۷۔ گھر سے نکلنے کے آداب۔ ———— ۵۲
۱۸۔ مسلم معاشرے میں خواتین کا اعزاز واحترام ———— ۵۴
۱۹۔ چند عمومی ارشاداتِ نبوی۔ ———— ۶۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ الف

۲۰۔ اسلام میں عورت کا مقام ــــــــ ۶۵

۲۱۔ تعلیم ــــــــ ۷۲

۲۲۔ عبادت ــــــــ ۷۴

۲۳۔ مال اور جائیداد رکھنے کا حق ــــــــ ۷۴

۲۴۔ اظہارِ خیال کی آزادی ــــــــ ۷۶

۲۵۔ جہاد میں شرکت ــــــــ ۷۶

۲۶۔ شریکِ حیات کے انتخاب کی آزادی ــــــــ ۷۷

۲۷۔ بوقت جنگ عورت کی طرف سے دی گئی ضمانت ــــــــ ۷۸

۲۸۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ــــــــ ۷۹

۲۹۔ عورت کیلئے پرورش اولاد کا حق ــــــــ ۷۹

۳۰۔ عورت کے لئے پردہ کا حکم ــــــــ ۸۰

۳۱۔ مردوں کیلئے تعدادِ ازدواج کی اجازت ــــــــ ۸۲

۳۲۔ عورت کی گواہی ــــــــ ۸۳

۳۳۔ وراثت ــــــــ ۸۵

۳۴۔ دیت ــــــــ ۸۷

۳۵۔ طلاق کا حق مرد کے لئے خاص ہے ــــــــ ۸۸

۳۶۔ عورتوں کا ملازمت یا تجارت کرنا ــــــــ ۸۹

۳۷۔ عورت کی سربراہی یا وزارت یا پارلیمنٹ کی ممبر سازی ــــــــ ۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

معیاری خاتون کے عنوان سے میرے مضامین کا یہ مجموعہ ماہنامہ عفت (لاہور) کے ۵۵-۱۹۵۶ء کے شماروں میں بالاقساط شائع ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے ان متفرق مضامین کو پہلی مرتبہ یکجا شائع کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

اس امر میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ مسلمان خواتین ایک مسلم معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مسلمان عورت ماں کے روپ میں ہو یا بیٹی کے، بیوی ہو یا بہن، اپنے گھر کو سنوارنے پر آئے تو جنت کا نمونہ بنا دیتی ہے اور اگر بگاڑنے کی ٹھان لے تو جنت نشان گھر کو جہنم کی یاد دلاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ کے ہر دور میں خواتین کی تعلیم وتربیت پر بیحد زور دیا جاتا رہا ہے۔

مصر کے مشہور شاعر حافظ ابراہیم کے الفاظ ہیں "ماں ایک درسگاہ ہے اور اس درسگاہ کو اگر سنوار دیا تو گویا ایک بااصول اور پاکیزہ نسب والی قوم وجود میں آگئی۔

ع الْاُمُّ مَدْرَسَۃٌ إِنْ اَعْدَدْتَہَا   اَعْدَدْتَ شَعْبًا طَیِّبَ الْاَعْرَاقِ

اللہ تعالیٰ نے خواتین کے لئے کن صفات کو پسند کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کیا کیا ہدایات دی ہیں اور خود اپنے اور ازواج مطہرات کے اسوہ کی شکل میں کن اخلاقی بلندیوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے اس کا مختصر سا تذکرہ آئندہ صفحات میں ملے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائے اور جس مقصد کے لئے اس مجموعہ کو ترتیب دیا گیا ہے اس میں کامیابی حاصل ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

محرم ۱۳۹۸ھ / جنوری ۱۹۷۸ء

عبدالغفار حسن
استاذ حدیث
جامعہ اسلامیہ
مدینہ منورہ۔

نوٹ: اس مجموعہ میں میرا تازہ مضمون خواتین کے حقوق و فرائض بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیاری خاتون کی بنیادی خصوصیات

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورۂ نحل پ۱۴)

جس نے مومن رہتے ہوئے نیک عمل کیے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے، اور اس کے نیک اعمال کے مطابق ہم اس کو اجر و ثواب بخشیں گے۔

اس آیت میں چند اہم باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(۱) خدا کے ہاں قانونِ جزا کے لحاظ سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں، ایمان اور حسنِ عمل کے اعتبار سے جس طرح فرائض و ذمہ داریاں مرد پر عائد ہوتی ہیں اسی طرح خواتین بھی ان کی پابند ہیں، یہ نہیں ہو سکتا کہ انسانوں کی ایک بڑی تعداد محض صنفی امتیاز کی بنا پر شریعت کی پیروی سے آزاد ہو جائے۔

(۲) پاکیزہ زندگی، اور آخرت کی بے پایاں نعمتوں سے ہم کنار ہونے کے لیے دو بنیادیں بتلا دی گئی ہیں۔

(الف) مومنانہ ذہن و فکر، (ب) نیک اعمال و کردار سے زندگی کی آراستگی ان دونوں بنیادوں کے بغیر محض رسمی اور نسلی طور پر مسلمان قوم میں شمار ہونے سے، نہ دنیاوی راحت و مسرت میسر آسکتی ہے اور نہ اُخروی سعادت و کامرانی حاصل ہو سکتی ہے۔

(۳) مذکورہ بالا آیت میں "حیاتِ طیبہ" عطا کرنے کا وعدہ ایسے عام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز میں کیا گیا ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ بھی ایمان صحیح اور عمل صالح کے تقاضے پورے کریں گے ان کو نہ صرف یہ کہ آخرت میں حیات طیبہ نصیب ہوگی بلکہ اس دنیا میں بھی وہ پاکیزہ زندگی کی مسرتوں سے نوازے جائیں گے۔

دنیا میں پاکیزہ زندگی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایسے افراد لازماً ظاہری خوشحالی اور فارغ البالی سے ہم کنار رہیں، حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں پاکیزہ زندگی کا اصل سرمایہ وہ اطمینان قلب ہے جو ایک مومن کو قناعت، خودداری اور دوسروں سے بے نیازی کی بنا پر حاصل ہوتا ہے۔

ایمان اور عمل صالح سے ایک انسان اپنی زندگی کو اسی وقت آراستہ کر سکتا ہے جبکہ دین کا صحیح علم و شعور اسے حاصل ہو۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

نِعْمَ نِسَاءُ نِسَاءُ الانصارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ ٥

انصار کی عورتیں کیا ہی خوب ہیں، دین کے معاملہ میں فہم حاصل کرنے سے شرم و حیاء ان کو باز نہیں رکھتی۔ (صحیح مسلم کتاب الطهارة)

عام حالات میں شرم و حیاء ایک خاتون کے لئے بیش بہا زیور ہے، لیکن ایسی شرم و حیاء کس کام کی جو فہم دین کی راہ میں رکاوٹ بن جائے۔

مذکورہ بالا آیت اور روایت سے ایک معیاری خاتون کی مندرجہ ذیل خصوصیات معلوم ہوتی ہیں:

(۱) دین کا صحیح علم و فہم۔

(۲) اللہ تعالیٰ، اس کی ذات و صفات اور دوسری ایمانیات پر کامل یقین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) زندگی کے تمام شعبوں میں صالح اعمال کی پابندی۔

ایسی ہی خصوصیات کی حامل خواتین صحیح معنی میں اس وعدے کی مستحق ہو سکتی ہیں جو حیات طیبہ کی شکل میں قرآن نے ان سے کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیاری خاتون کے بنیادی اوصاف

(۱) عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْکَارًا (پ ۲۸ سورہ تحریم)

اگر نبی تم سب کو چھوڑ دے تو توقع ہے اس کا رب بدلے میں دے دے اس کو عورتیں تم سے بہتر، اسلام وایمان والیاں، خدا کی طرف یکسو ہونے والیاں، توبہ کرنے والیاں عبادت گذار، روزے دار، بیاہی ہوئی اور بے بیاہی۔

اس آیت میں نیک بیویوں کے چند اخلاقی اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) مسلمات : اسلام والیاں یعنی جنہوں نے اپنی پوری زندگی خدا کی مرضی کے تابع کر دی ہو۔

(۲) مومنات :- ایمان والیاں۔ یعنی جن کے دل یقین کی دولت سے بھرپور ہیں۔ خدا کی ذات، صفات، فرشتوں، رسولوں اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔

(۳) قانتات :- یعنی جو عبادات کو یکسوئی اور دل کی توجہ کے ساتھ ادا کرتی ہیں۔ قنوت کے دوسرے معنی نماز میں قیام کے بھی لئے گئے ہیں۔

(۴) تائبات :- توبہ کرنے والیاں۔ یعنی وہ اپنی عبادت اور خشوع خضوع کی بنا پر زہد و تقویٰ کے فریب میں مبتلا نہیں ہوتیں بلکہ ان کو ہر آن اپنی لغزشوں کوتاہیوں اور کمزوریوں کا احساس رہتا ہے اور خدا کے حضور توبہ و استغفار کے ذریعے معافی چاہتی رہتی ہیں۔

(۵) عابدات :- عبادت کرنے والیاں۔ یعنی جو اپنی بندگی اور غلامی کا اعتراف کرتے ہوئے عبودیت کے تقاضوں کو پورا کر رہی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) سائحات :- روزے دار۔ سائحات کی تفسیر میں مفسرین سے کئی معنیٰ منقول ہیں۔ ان میں زیادہ مناسب "روزے دار" کے معنی ہیں۔ اس آیت میں اس سے پہلے قانتات سے نماز کی طرف اشارہ تھا۔ اب "سائحات" سے روزے کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ اس آیت میں ایک مسلم خاتون اور نیک بیوی میں جو بنیادی اوصاف پائے جانے ضروری ہیں ان سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

(۷) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ والصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (پ ۲۲ سورۂ احزاب)

بلاشبہ مسلم مرد اور مسلم خواتین، مومن مرد اور مومن خواتین، خدا کی طرف متوجہ ہونے والے مرد اور متوجہ ہونے والی خواتین، راست باز مرد اور راست باز خواتین، صبر والے مرد اور صبر والی خواتین، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی خواتین، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں، عصمت کے محافظ مرد اور عصمت کی محافظ عورتیں، اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مغفرت کا سامان اور اجر عظیم تیار کیا ہوا ہے۔

اس آیت میں مردوں کے پہلو بہ پہلو نیک خواتین کے دس اوصاف بیان کئے گئے ہیں (۱) مسلمات (۲) مومنات (۳) قانتات۔

(۴) صادقات :- راست باز۔ یعنی انہوں نے اپنے رب سے وفاداری کا جو عہد کیا ہے اور بندوں سے انہوں نے جو معاملات میں وعدے کئے ہیں۔ ان سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وہ راست بازی اور سچائی پر کاربند رہتی ہیں۔

(۵) صابرات :۔ صبر والیاں۔ یعنی خدا کی بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوئے جو بھی مصیبت آتی ہے اسے خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر لیتی ہیں حالات کتنے ہی ناموافق ہوں اور ماحول کتنا ہی ناسازگار ہو لیکن وہ اپنی زبان، جذبات اور غصّہ پر قابو رکھتی ہیں۔

(۶) خاشعات :۔ خشوع والیاں۔ یعنی جن کی زندگی خاکساری اور تواضع کا نمونہ ہے اور ان کی عبادت میں بھی عاجزی و فروتنی پائی جاتی ہے۔

(۷) متصدقات :۔ صدقہ دینے والیاں۔ یعنی ان کا دل بخل اور حرص جیسے گندے اخلاق سے پاک ہے سخاوت و فیّاضی سے ان کی زندگی آراستہ ہے۔ خدا کے دین کی سربلندی کے لئے خرچ کرنا ان کے لئے باعث فرحت اور خلق خدا کی خدمت میں مال لٹانا ان کے لئے موجبِ راحت ہے۔

(۸) صائمات :۔ روزے دار۔ خواہشات اور جذبات کو قابو میں رکھنے میں روزے کا نمایاں مقام ہے اس لئے یہاں اس کا ذکر زیادہ مناسب ہے۔

(۹) حافظات :۔ اپنی عصمت کی محافظ۔ عفت و پاک دامنی انسانیت کا جوہر ہے خصوصاً صنفِ نازک کے لئے تو یہ زندگی کا بنیادی سرمایہ ہے۔ اس کے بغیر تو ایک عورت بے آب موتی کی سی بھی وقعت نہیں رکھتی۔

(۱۰) ذاکرات :۔ اللہ کو یاد کرنے والیاں۔ یعنی جن کا دل بھی خدا کی یاد سے معمور رہتا ہے اور جن کی زبان بھی خدا کے ذکر سے تر رہتی ہے۔

مذکورہ بالا دس اوصاف میں کمی آئے یا کوتاہی ہو تو اللہ کے ذکر سے اس کی تلافی کی جا سکتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ لوہے کی طرح دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے دریافت کیا ان کی صفائی کیسے ہوسکتی ہے۔ آپ نے فرمایا تلاوت قرآن اور موت کو زیادہ یاد کرنے سے۔

(۳) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا، وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا۔

(الاحزاب، پ ۲۱)

اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت کی خواہشمند ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ سامان دے دلا کر خوشگوار طریقے سے رخصت کر دوں۔

اور اگر تم اللہ، اس کے رسولؐ اور دارِ آخرت کی آرزومند ہو تو (یاد رکھو) کہ بلاشبہ اللہ تعالےٰ نے تم میں سے نیک کردار خواتین کے لئے (اپنے ہاں) بڑا اجر و ثواب تیار کیا ہوا ہے۔

پس منظر حدیث کی مشہور کتاب مسند احمد میں ایک طویل روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ازواجِ مطہرات کی طرف سے نان نفقہ کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بھی اس معاملہ میں دخل دیتے ہوئے اپنی صاحبزادیوں (حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ) کو سرزنش کرنی پڑی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسا مطالبہ نہ کیا جائے جس کے آپ متحمل نہیں ہوسکتے۔

اس موقع پر یہ (مذکورہ بالا آیات) نازل ہوئیں۔ صحیح مسلم میں بروایت حضرت عائشہؓ منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کے نزول کے بعد عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنِّيْ أَذْكُرُ لَكِ أَمْرًا مَا أُحِبُّ أَنْ تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ، قَالَتْ وَمَا هُوَ قَالَ فَتَلَا عَلَيْهَا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ الْآيَة قَالَتْ عَائِشَةُ أَفِيْكَ أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ لِامْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِكَ مَا اخْتَرْتُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّفًا، وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا لَا تَسْأَلُنِيْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَمَّا اخْتَرْتِ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا۔ (اسی سے تقریباً ملتی جلتی روایت صحیح بخاری میں ہے)

یعنی آپ نے فرمایا اے عائشہ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں (لیکن ساتھ ہی) میں نہیں چاہتا کہ تم جلد بازی سے کام لو، تاوقتیکہ اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لو، حضرت عائشہ نے پوچھا معاملہ کیا ہے؟

آپ نے یہ (مذکورہ بالا) آیات تلاوت فرمائیں۔ حضرت عائشہ نے کہا، کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ لوں؟ (میرا ایک ہی جواب ہے) میں اللہ اور اس کے رسول کو پسند رکھتی ہوں۔ ساتھ ہی میری گزارش ہے کہ میرے اس اختیار و پسندیدگی کا تذکرہ باقی ازواج مطہرات کے سامنے نہ فرمائیں، آپ نے فرمایا، (ایسا نہیں ہو سکتا) مجھے اللہ تعالےٰ نے سخت خو بنا کر نہیں بھیجا ہے، بلکہ مجھے ایسا معلم بنا کر بھیجا ہے جو سہولت و آسانی کی راہیں ہموار کرنے والا ہو۔ مجھ سے جس بیوی نے بھی تمہارے طرز عمل کے بارے میں سوال کیا میں اسے صاف صاف بتا دوں گا۔

ان آیات اور حدیث کے مطالعہ سے معیاری خاتون کے چند نمایاں اوصاف سامنے آتے ہیں۔

(۱) ایک بلند کردار معیاری خاتون کی نگاہ میں دنیاوی آرائش وزیبائش اور تکلفات کے مقابلہ میں، اللہ اور رسول کی خوشنودی اور آخرت کی فلاح و کامرانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدم ہوتی ہے۔

(۲) ایک نیک، پاک سیرت خاتون دوسری خوشحال عورتوں کی ریس میں یا اپنی برتری کا مظاہرہ کرنے کے لئے شوہر کی بساط سے زیادہ مطالبات کی بھرمار نہیں کرتی، بلکہ وہ نہایت قناعت پسند اور وفا شعار ہوتی ہے کہ شوہر سے نیک کاموں میں تعاون کرتے ہوئے اپنے ذرائع آمدنی کے مطابق کفایت شعاری کے ساتھ زیادہ سے زیادہ سادہ زندگی گزارنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہے، یہی وہ خاتون ہے جس کے بارے میں ایک حدیث میں ہے "خَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْءَۃُ الصَّالِحَۃُ"

متاعِ دنیا میں سے بہترین شیٔ نیک کردار صالح بیوی ہے۔

ساتھ ہی اس روایت سے مثالی شوہر کا ایک اعلیٰ کردار نمایاں ہوتا ہے۔ مثالی شوہر اپنی بیوی سے جھوٹے وعدے نہیں کرتا، گول مول باتیں نہیں بناتا بلکہ اصل صورتِ حال بیوی کے سامنے پوری وضاحت اور سچائی کے ساتھ رکھ دیتا ہے۔

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ۔ (صحیح مسلم)

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ایک متاع (سامان زیست) ہے اور دنیاوی زندگی کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

تشریح: صالح معاشرہ، میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات اور گھر والوں کی صلاحیت پسندانہ زندگی ہی سے وجود میں آتا ہے۔ اس لئے نیک بیوی کو دنیا کی بہترین متاع قرار دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر عورت صلاحیت ونجابت کے جوہر سے محروم ہے تو نہ اچھا خاندان وجود میں آسکتا ہے اور نہ صالح معاشرہ کی تشکیل ہو سکتی ہے۔

نیک عورت کی صفات کیا ہیں؟

اس کا جواب حدیث نمبر ۲ میں پڑھیئے:۔

(۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْأَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَہَا، وَاَحْصَنَتْ فَرْجَہَا۔ وَاَطَاعَتْ بَعْلَہَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب پانچ وقت نماز کی پابند ہو، رمضان کے روزے رکھے اپنی عصمت کی محافظ ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو پھر جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکتی ہے۔

اسلامی تعلیمات عبادت خالق اور خدمت مخلوق پر مشتمل ہیں۔ پہلے دو فقروں میں عبادت خالق کے دو بنیادی مظاہر (نماز روزہ) بیان کئے گئے ہیں اور چوتھے فقرے میں خدمت خلق کی ایک ضروری شکل یعنی اطاعت شوہر کی تاکید کی گئی ہے۔ ایک خاتون کی اجتماعی زندگی میں شوہر کی خدمت و اطاعت ایک اہم حیثیت رکھتی ہے۔

ان دونوں کے درمیان تیسرے جملے کے ذریعے عفت و پاکدامنی پر ابھارا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ تو عبادت خالق میں لطف آسکتا ہے اور نہ ہی اطاعت شوہر کا حق ادا ہو سکتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ زندگی

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا۔ (رواہ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ باب البکاء)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ رضؓ! حقیر گناہوں سے بچتی رہنا اس لئے کہ ان کے بارے میں بھی اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔

تشریح۔ جس طرح کبیرہ گناہ ایک مسلمان کی نجات کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اسی طرح صغیرہ گناہ کا معاملہ بھی کم خطرناک نہیں۔ صغیرہ گناہ بظاہر ہلکا نظر آتا ہے لیکن اسے بار بار کیا جائے تو دل زنگ آلود ہوجاتا ہے اور کبائر سے نفرت ختم ہوجاتی ہے۔ حافظ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ "گناہ کو نہ دیکھو کہ وہ کتنا چھوٹا ہے بلکہ اس خدا کی بڑائی کو سامنے رکھو جس کی نافرمانی کی جسارت کی جارہی ہے۔"

اگر مالک یوم الدین کی عظمت اور اس کے عذاب کی ہولناکیاں پیش نظر ہوں تو پھر چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر بھی انسان دلیر نہیں ہوسکتا۔

تقویٰ

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہٖ حَذَرًا لِمَا بِہٖ بَاسٌ۔

عطیہ سعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اہلِ تقویٰ کا مقام نہیں پا سکتا تاوقتیکہ وہ ان چیزوں کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں (بظاہر) کوئی حرج نہیں ہے۔ اس اندیشہ سے کہ کہیں وہ ان چیزوں میں مبتلا نہ ہو جائے جن میں حرج (گناہ) ہے۔

تشریح۔ بعض اوقات جائز امور بھی حرام کاموں کا ذریعہ بن جاتے ہیں اس لئے ایک مومن کے سامنے صرف جواز کا ہی پہلو نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسے اس لحاظ سے بھی چوکنا رہنا چاہیئے کہ کہیں یہ جائز کام حرام کا ذریعہ نہ بن جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کا زیور۔ شرم وحیا

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَاءَ السَّبِيْلِ
وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۔
وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ، قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ، قَالَتَا
لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ، وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ، فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى
اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۔
فَجَاءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاءٍ ، قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ
لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ
لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

"اور جب (مصر سے) موسیٰ علیہ السلام نے مدین کا رخ کیا تو فرمایا امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔
جب آپ مدین کے پانی پر پہنچے تو وہاں انہوں نے لوگوں کی ایک جماعت کو پانی پلاتے ہوئے پایا، اور ان سے الگ دو عورتوں کو پایا جو (اپنے جانوروں کو) روک رہی تھیں، موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہم پانی نہیں پلا سکتیں جب تک کہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں، اور ہمارا باپ بہت ہی عمر رسیدہ ہے، حضرت موسیٰؑ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا۔ اے میرے رب جو کچھ تو نے خیر اور بھلائی اتاری ہے میں اس کا محتاج ہوں۔
پھر ان دونوں میں سے ایک شرم وحیا کا دامن تھامے موسیٰ علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس پہنچی، اس نے کہا میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تاکہ آپ نے جو پانی پلایا ہے اس کا بدلہ دیں" پھر جب موسیٰ علیہ السلام ان لڑکیوں کے والد کے پاس پہنچے اور پورا قصہ انہیں کہہ سنایا تو انہوں نے کہا مت خوف کھاؤ تم نے ظالم قوم سے نجات پالی ہے"

ان آیات کا پس منظر یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ مصر کی حکومت ان کے قتل کے درپے ہے۔ اس خبر کو سن کر موسیٰ علیہ السلام نے مصر کو خیرباد کہتے ہوئے مدین کا رخ کیا۔ (یہ سفر موسیٰ علیہ السلام کو نبوت سے قبل پیش آیا تھا)

اس سفر میں موسیٰ علیہ السلام کو جو واقعات پیش آئے ہیں وہ کئی پہلو سے خواتین کے لئے سبق آموز ہیں۔

(۱) گھر سے باہر کے کاموں کی ذمہ داری مرد پر ہے، اگر کوئی محرم گھر پر نہ ہو یا اتنا بیمار یا ضعیف ہو یا اسی قسم کی کوئی اور مجبوری ہو کہ باہر کی ذمہ داریوں کو انجام نہ دے سکے تو عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے، پھر بھی تن تنہا نہیں کم از کم دو عورتیں ہونی چاہیئں۔

(۲) عورت کا اصل سرمایہ شرم وحیا ہے، اس لئے باہر نکلتے وقت لباس اور رفتار وگفتار میں اس کے تقاضے پوری طرح سامنے رہنے ضروری ہیں۔

(۳) بوقت ضرورت ایک عورت اجنبی مرد سے گفتگو کر سکتی ہے، اس شرط کے ساتھ کہ شرم وحیا کا جامہ تار تار نہ ہو۔

(۴) اس زمانے میں شریف گھرانوں کی عورتوں کا طرز عمل یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مردوں کی بھیڑ بھاڑ میں گھسنا پسند نہ کرتی تھیں خواہ اس وجہ سے ان کا کتنا ہی حرج ہو اور وقت کی کتنی بڑی قربانی دینی پڑے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مخلوط سوسائٹی کا رواج نہ تھا ورنہ یہ دونوں خاتون مردوں کے مجمع میں گھس کر۔ شرم حیا سے آزاد ہو کر پانی حاصل کر سکتی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) ایک شریف خاتون اپنی ضروریات پوری کرانے کے لئے غیر مردوں کے سامنے کبھی بھی ہاتھ نہیں پھیلا سکتی، اگر کوئی ضرورت کے وقت سہارا دے دیتا ہے تو اس کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ بدلہ دیئے بغیر اس احسان کو قبول کر لیا جائے۔

ان دونوں خواتین کا کردار جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی دو صاحبزادیاں تھیں، آپ کے سامنے آ گیا ہے اس کردار نے معیاری خاتون کی ایک جھلک دکھا دی ہے، اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام نے جو کردار پیش کیا ہے وہ بھی ہمارے نوجوانوں کے لئے انتہائی سبق آموز ہے۔

(۱) خدمت خلق اور کمزوروں کو سہارا دینے کے لئے بلامعاوضہ بغیر کسی فرمائش کے خود آگے بڑھنا چاہیئے۔

(۲) بے بسی، بیکسی کی حالت میں صرف اپنے رب کو پکارا جائے وہ بھی اس طرح کہ ساری امیدیں اسی سے وابستہ ہوں۔

ایک معیاری خاتون کے لئے شرم و حیا کے ظاہری آداب کیا ہیں۔ اس کی مزید وضاحت حدیث میں اس طرح ملتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ، مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ، باب الجنایات)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل جہنم کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ہے۔

(۱) ایسے لوگ (ظالم حکمران) جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان سے لوگوں کو پیٹتے ہیں۔

(۲) ایسی عورتیں جو (بظاہر) لباس پہنے ہوئے ہیں (لیکن) برہنہ ہیں۔ (حسن وجمال کے اظہار سے اپنی طرف) مائل کرنے والیاں، رفتار میں لوچ اور نزاکت کے ساتھ مٹکنے والیاں، ان کے جھومنے والے سر، اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہیں۔

ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوسکیں گی، اور نہ ان کو اس کی خوشبو، مہک سے کچھ حصہ مل سکے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو دور دراز اور وسیع فضا کو معطر کئے ہوئے ہو گی۔"

اس حدیث میں چند صفات ایسی بیان کی گئی ہیں جن سے ایک معیاری خاتون کو پرہیز لازمی ہے۔

کاسیات عاریات، ان الفاظ کے شارحین حدیث نے کئی معنی بیان کئے ہیں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو کتاب وسنت اور لغت عرب کی روشنی میں یہ سب معانی اپنی جگہ درست ہیں۔ (الف) ایسی خواتین جو باریک لباس پہنتی ہیں، جس سے بدن کا حسن وجمال جھلکتا ہے۔

(اس میں وہ چست کسا ہوا لباس بھی شامل ہے جس کے زیب تن کرنے سے جسم کے نشیب وفراز نمایاں ہوجاتے ہیں) ایسی خواتین بیک وقت ملبوس (باپوشاک) بھی ہیں اور برہنہ (بے لباس) بھی۔

(ب) وہ خواتین جو جسم کے ان بعض حصوں کو جنہیں ڈھانپنا ضروری ہے کھلا رکھتی ہیں، جیسا کہ آج کل عام رواج ہوگیا ہے کہ سینے کا بالائی حصہ کہنیاں اور باہیں کھلی رہتی ہیں، بلکہ بعض عرب ممالک میں گھٹنوں تک پنڈلیاں بھی لباس سے بے نیاز رہتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) ایسی عورتیں جن کے جسم کا ہر حصہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے آراستہ ہے اور جن کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی کرم فرمائیوں سے بھرپور ہے لیکن اس کے باوجود زبان ذکر الٰہی سے اور دل جذبہ شکر سے محروم ہیں۔

(د) ایسی عورتیں جو دنیا میں لباس وزینت کے تمام تکلفات میں ڈوبی ہوئی ہیں لیکن اپنی بے عملی کی بنا پر آخرت میں اس ثواب سے محروم رہیں گی جو لباسِ تقویٰ کی بنا پر حاصل ہو سکتا ہے۔

(۲) ممیلات۔ ایسی خواتین جو آواز دار زیور، بھڑکیلے شوخ رنگ لباس اور تیز مہکتی خوشبو کے ذریعہ سوسائٹی کے نوجوانوں کی توجہ اپنی طرف پھیر لیتی ہیں۔

(۳) مائلات۔ ایسی عورتیں جن کی چال میں سادگی اور وقار کے بجائے نازو انداز اور کبر و تبختر کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

(۴) رُؤسہن کاسنمة البخت الخ اس جملہ سے ایسی عورتیں مراد ہیں جو اپنے حسن وجمال کی برتری اور بالوں کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے اپنی چوٹیوں کو اس طرح لپیٹ لیتی ہیں کہ کوہان کی مشابہت پیدا ہو جائے۔ یا مصنوعی بال لگا کر کوہان کی سی شکل بنالی جاتی ہے۔

مثالی خاتون وہ ہے جو شرم وحیا کے منافی ان حرکات سے اپنا دامن بچالے جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان کی بے احتیاطی

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ، بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ، وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے کہ وہ (جس کا مذاق اڑایا جارہا ہے) اُس (مذاق اڑانے والے) سے بہتر ہو۔ اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور (آپس میں) اپنی جانوں کو عیب چینی کا نشانہ نہ بناؤ اور نہ نام دھرو، کیا ہی بُرا نام ہے فسق، ایمان لانے کے بعد، اور جس نے توبہ نہ کی تو بس یہی لوگ ظالم ہیں۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل ہدایات اور احکام معلوم ہوتے ہیں:

(۱) کوئی قوم اپنی مالی، خاندانی یا کسی دوسری برتری کی بنا پر کسی دوسری قوم یا گروہ کی ہنسی نہ اڑائے۔ کیوں کہ دولت، حکومت، جمال و نسب اور علمی و فنی وجاہت ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ اس کی بنا پر کسی قوم کو برتر و بالا قرار دیا جائے۔ اصل برتری اور شرف کا انحصار انسان کی اپنی سیرت و کردار کی بلندی پر ہے۔

(۲) دوسروں کے عیب تلاش کرنا، ان کو اچھالنا اور طنز و تعریض کا نشانہ بنانا بھی اسلامی رشتۂ اخوت کے منافی ہے۔

جس قوم کے افراد اس قسم کے امراض میں مبتلا ہوں اس کا شیرازہ بکھر جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور بجائے الفت ومحبت کے نفاق وعناد کے جراثیم پوری اجتماعی زندگی میں پھیل جاتے ہیں۔

(۳) ایک دوسرے کو نام نہ دھرو، یعنی بُرے القاب اور ناموں سے کسی کو نہ پکارو اس طرح بھی اپنی برتری اور دوسرے کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہے۔ جس کی تلخیاں پورے معاشرے کی فضا کو بگاڑ کر رکھ دیتی ہیں۔

اگر مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کیا جائے تو وہ خرابیاں پیدا نہیں ہوتیں جن کا ذکر بعد کی آیات میں کیا گیا ہے۔ مثلاً بدگمانی، عیب جوئی، غیبت اور چغل خوری۔

(۴) مذکورہ بالا آیات میں "قوم" کے بعد " ولا نساء" کہہ کر عورتوں کو خاص طور پر ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس استہزاء اور ہنسی مذاق کے مرض میں مبتلا نہ ہوں۔ قرآن پاک کے اس انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں یہ مرض کچھ زیادہ ہی پایا جاتا ہے۔ معیاری خاتون وہ ہے جو اپنا دامن اس قسم کی آلودگیوں سے بچائے رکھے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں صحابیات خصوصاً ازواج مطہرات پر کڑی نگرانی رکھتے تھے۔ اگر کبھی کسی سے ذرا بھی لغزش ہو جاتی تو آپ سختی سے باز پرس فرماتے۔

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

حدیث ۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ عَلَيه وسلم حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا اَلْعِنِى قَصِيرَةً، فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ (مسند احمد)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کو صفیہ سے ایسا اور ایسا ہونا کافی ہے۔ یعنی وہ پستہ قد ہے (اس سے بڑھ کر عیب کی بات اور کیا ہو سکتی ہے) آپ نے یہ سن کر فوراً فرمایا۔ (اے عائشہ) تم نے زبان سے ایسی بات نکال ڈالی ہے کہ اگر وہ سمندر میں ملا دی جائے تو (اپنی کڑواہٹ کی وجہ سے) سمندر کے پانی کا مزا ہی بدل دے۔

اس میں شبہ نہیں کہ حضرت صفیہؓ واقعتاً چھوٹے قد کی تھیں لیکن حضرت عائشہؓ کا اندازِ گفتگو تحقیر کا پہلو لیے ہوئے تھا اس لیے آپؐ نے فوراً تنبیہ فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ زبان کی ذرا سی بے احتیاطی انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے۔

(۲) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو اسلام، نماز، جہاد اور دین کے دوسرے ارکان کی اہمیت بتاتے ہوئے آخر میں فرمایا :

كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُوَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ (مسند احمد۔ ترمذی)

اپنی زبان کو لگام دو (معاذؓ) کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا نبی اللہ! کیا ہم سے گفتگو اور بات چیت کرنے پر بھی باز پرس ہو گی، آپؐ نے فرمایا اے معاذؓ (تیری ماں تجھے گم کرے) لوگ دوزخ میں اوندھے منہ اپنی زبان کی کترنوں کی وجہ سے ہی ڈالے جائیں گے۔

گذشتہ صفحات میں بتایا گیا تھا کہ حرص، حسد اور تعلّی جیسی مذموم صفات سے پاک ہونا معیاری خاتون کی ایک نمایاں خوبی ہے۔

ذیل میں اسی قسم کی بعض دوسری صفات کی نشان دہی کی جا رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِیَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَیْرَ اَنَّهَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَهَا بِلِسَانِهَا، قَالَ هِیَ فِی النَّارِ، قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْکَرُ مِنْ قِلَّةِ صِیَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاَنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِهَا جِیْرَانَهَا قَالَ هِیَ فِی الْجَنَّةِ (مسند احمد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ فلاں عورت کی نماز، صدقات اور روزوں کا لوگوں میں بڑا چرچا ہے۔ لیکن وہ اپنی زبان درازی اور بدکلامی سے پڑوسیوں کی جان ضیق میں ڈالے ہوئے ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔

اس شخص نے کہا کہ ایک دوسری عورت ہے جس کی نماز، صدقات اور روزوں کا تو بہت چرچا نہیں ہے، اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ صدقے میں پنیر کے ٹکڑے دے دیا کرتی ہے، لیکن ساتھ ہی اس میں یہ وصف ہے کہ وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو پریشان نہیں کرتی۔ آپؐ نے فرمایا ایسی خاتون جنت کی ابدی نعمتوں اور راحتوں سے ہم کنار ہوگی۔

اس روایت سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) زبان کا بے احتیاطی سے استعمال کرنا انتہائی خطرناک اخلاقی مرض ہے اس کی پاداش میں عابد وزاہد انسانوں کی بھی تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور ان کو دوزخ کا ایندھن بن جانا پڑتا ہے۔

(۲) زبان کو قابو میں رکھتے ہوئے فرائض کے ساتھ ساتھ تھوڑی بہت نفلی عبادت ہو جائے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ نفل نماز، صدقات وخیرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روزوں میں تو بہت سرگرمی دکھائی جائے لیکن زبان کو لگام نہ دی جاسکے۔

(۳) اس حدیث میں پڑوسیوں کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کو شریعت نے کتنی اہمیت دی ہے، ان کے ساتھ بدسلوکی کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنی تمام نیکیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

(۴) نماز روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ انسان کی سیرت بلند ہو۔ اس کی زبان پاکیزہ ہو اور اس کے معاملات خیانت اور بد دیانتی کے دھبوں سے پاک ہوں۔ اگر عبادات سے سیرت کی یہ پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی عبادتیں بے روح ہیں جو محض رسمی یا نمائشی طور پر ادا کرلی جاتی ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسی نمازیں اور ایسے روزے جہنم کے شعلوں سے کب ڈھال بن سکتے ہیں۔

نماز کے بارے میں قرآن میں مذکور ہے ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر، بلاشبہ نماز بے حیائی اور گناہوں سے باز رکھتی ہے۔ یہ وہی نماز ہے جو دل کے لگاؤ اور لگن کے ساتھ ادا کی جائے۔ ایسی نماز سے وہ خشیت اور تعلق باللہ پیدا ہوتا ہے جو دل و دماغ پر مسلط ہو کر سیرت و کردار کی اصلاح کا موجب بنتا ہے۔

ایک اہم نکتہ مذکورہ بالا آیت میں قوم کا لفظ "نساء" کے بالمقابل بولا گیا ہے اس لئے قوم سے صرف مرد مراد لئے جائینگے، اس انداز بیان میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ مسلم معاشرہ میں یہ خرابی تو پیدا ہو سکتی ہے کہ مرد آپس میں ایک دوسرے کا مذاق اڑائیں، اور اسی طرح عورتیں اپنی محفل میں ایک دوسرے کو ملامت و تحقیر کا نشانہ بنائیں لیکن ایک مسلم سوسائٹی میں اس بات کی گنجائش نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مرد عورتوں کا اور عورتیں مردوں کا مذاق اڑائیں، یہ اس وقت ہوسکتا ہے جب کہ مخلوط سوسائٹی (Mix gaithing) مسلمانوں میں رواج پا جائے، لیکن اسلام کا مزاج اسکے بالکل منافی ہے، عام مجالس اور اجتماعات تو کجا، عبادت کیلئے مساجد اور عیدگاہوں میں بھی مرد وزن کے اختلاط کی اجازت نہیں ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نماز باجماعت میں صفوں کی ترتیب اس طرح سے ہو کہ مردوں کی صف ہو، ان کے پیچھے بچوں کی اور پھر عورتوں کی، (مسند احمد)

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے عید کی نماز کے بعد، مردوں کے مجمع سے خطاب فرمایا اور پھر خواتین کے مجمع کی طرف تشریف لے گئے، معلوم ہوا کہ عورتوں کیلئے اس مبارک اور روحانیت سے بھرپور موقع پر نماز کی ادائیگی کیلئے مردوں سے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ملتا ہے کہ مردوں کی صفوں میں بہتر صف ان کی پہلی صف ہے، اس کے برعکس عورتوں کی آخری صف کو بہتر صف قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح مردوں کی آخری صف اور عورتوں کی پہلی صف کو شر (بدتر) بتایا گیا ہے،

یہ اس لئے فرمایا گیا کہ عورتوں کی پہلی صف، مردوں کی آخری صف سے نسبتاً قریب ہوگی، اور یہ قرب شیطان کیلئے وسوسہ اندازی کا موقع فراہم کرسکتا ہے، ان تفصیلات کے بعد ہی کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام میں مخلوط تقریبات اور اجتماعات برداشت ہوسکتی ہیں۔ فہل من مدکر ؟

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فحش کلامی سے پرہیز

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْذَنُوا لَهُ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى عَاهَدْتِنِي فَحَاشًا، اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَتْرُكُهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ اَوِ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ (بخاری۔ مشکوٰۃ ص۴۱۲)

(بروایت عائشہ رضؓ) کہتی ہیں کہ ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے گھر والوں سے کہا۔ اسے اندر آنے دو، یہ اپنے قبیلہ کا کیا ہی برا شخص ہے جب وہ آپؐ کے روبرو آکر بیٹھا، تو بہت ہی خندہ پیشانی سے پیش آئے، جب وہ آدمی چلا گیا، تو حضرت عائشہ رضؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے اس شخص کے بارے میں (پہلے تو) ایسا اور ایسا فرمایا، لیکن ملاقات کے وقت آپ اس سے خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ آپؐ نے فرمایا، تم نے مجھے فحش گو کب پایا ہے؟ قیامت کے دن بدترین انسان وہ ہوگا جس سے لوگ اس کی شرارت یا فحش کلامی کی بنا پر کتراتے ہوں۔

توضیح۔ یہاں ایک نفسیاتی نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی کے بارے میں ہماری رائے چاہے کچھ بھی ہو لیکن اس سے جب بھی ملیں تو ہنس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکھ چہرے کے ساتھ ملیں۔ چڑچڑا پن، بدمزاجی اور فحش کلامی اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ عورتوں میں بالعموم یہ بیماری ہوتی ہے کہ اگر وہ کسی سے خفا ہوں یا کسی کے بارے میں ان کی رائے اچھی نہ ہو تو وہ اس سے جہاں بھی ملیں گی اپنی رائے کا اظہار اپنی گفتگو یا اپنے رویے سے ضرور کر دیں گی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تلخی اور کشمکش بھی بڑھتی ہے اور بدکردار کی اصلاح بھی نہیں ہوتی۔ میٹھا بول اور ہنس مکھ چہرہ بہت سی تلخیوں اور نفس کی بہت سی شرارتوں کا بہترین علاج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان فراموشی

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِيْ جَوَارٍ اَتْرَابٍ لِيْ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَقَالَ اِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنْعِمِيْنَ قَالَ لَعَلَّ اِحْدٰكُنَّ تَطُوْلُ اَيْمَتُهَا مِنْ اَبَوَيْهَا ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللّٰهُ زَوْجًا وَيَرْزُقُهَا مِنْهُ وَلَدًا فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَكْفُرُ فَتَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔ (الادب المفرد۔ باب التسلیم علی النساء ص ۱۵۳)

اسماء بنت یزید انصاری سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے ہیں اس وقت ہم عمر سہیلیوں کے ہمراہ تھی آپ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا، محسنوں کی ناشکری اور ناقدری سے بچو، تم میں سے ایک اپنے والدین کے ہاں عرصہ دراز تک بے بیاہی بیٹھی رہتی ہے، پھر اس کے ہاں اولاد کی چہل پہل ہوتی ہے (ان تمام احسانات کے باوجود) اگر کبھی کسی بات پر شوہر سے شکر رنجی ہو جاتی ہے تو اس لمبی رفاقت کو نظر انداز کر کے طوطا چشمی سے کہہ اٹھتی ہے کہ "میں نے تو کبھی تجھ سے اچھا سلوک دیکھا ہی نہیں"۔

توضیح ۔ اس روایت سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) اگر کہیں عورتوں کا مجمع ہو اور تہمت کا اندیشہ بھی نہ ہو تو نامحرم ان کو سلام کر سکتا ہے۔

(۲) اس حدیث میں عورت کے ایک خاص مزاج اور افتاد طبع کو بیان کیا گیا ہے کہ اگر کبھی شوہر سے ذرا سی ناراضگی ہو جائے تو ایک لمحہ میں اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارا کیا کرایا ملیامیٹ کر دیتی ہے۔ صحیح معنیٰ میں گھریلو فضا اسی وقت خوشگوار ہو سکتی ہے جب شوہر کی صرف خامیوں اور عیوب ہی پر نگاہ نہ ہو بلکہ اس کے محاسن اور خوبیوں کا بھی اعتراف کیا جائے۔ یہی ہدایت ایک دوسری حدیث میں مردوں کو بھی کی گئی ہے، جیسا کہ فرمایا۔ لَا یَفْرُکْ مومن مومنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی منہا اٰخر (کوئی مومن مرد (شوہر) کسی مومن عورت (بیوی) سے بغض نہ رکھے کہ اگر بیوی کی ایک عادت اسے ناپسند ہو تو ہو سکتا ہے کہ اس کی دوسری عادت اسے بھلی معلوم دے جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریب کاری اور ملمع سازی

(۱) عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَأَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ ضَرَّۃً فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَ الَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ فَقَالَ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔ (بخاری، مسلم)

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ میری ایک سوکن ہے، میں چاہتی ہوں کہ شوہر جتنا کچھ مجھے دیتا ہے اس سے کہیں زیادہ خوشحالی اور زینت و آرائش کا مظاہرہ کروں، کیا اس میں کوئی حرج ہے۔؟

آپ نے فرمایا، مصنوعی اور بناوٹی طور پر آسودگی اور خوشحالی کی نمائش کرنے والا ایسے شخص کی طرح ہے جس کے بدن پر از سر تا پا فریب کاری اور ملمع سازی کی پوشاک ہے۔

تشریح: اس حدیث میں عورتوں کی ایک اخلاقی کمزوری کی نشاندہی کی گئی ہے۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ حرص، نقالی اور اپنی ہم عمر یا ہم پلہ عورتوں کو چڑانے اور ان پر اپنی فوقیت جتانے کے لئے دوسروں سے کپڑا زیور مانگ تانگ کر اپنی خوشحالی اور برتری کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

اس قسم کی بناوٹی ٹیپ ٹاپ سے چونکہ دوسروں کو اپنی پوزیشن کے متعلق غلط تصوّر دینا مقصود ہوتا ہے اس لئے آپ نے اسے فریب کاری اور ملمع سازی قرار دیا ہے۔

اور اگر کہیں سوکن سے مقابلہ ٹھن جائے تو پھر یہ جذبہ دو آتشہ اور سہ آتشہ ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اس مرض کا علاج دوسری حدیث میں آپ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرص و حسد کا علاج

(۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَکُمْ وَھُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْہُ (بخاری۔ مسلم)

(بروایت انسؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کو دیکھو جو تم سے نیچے ہیں، ان کو نہ دیکھو جو تم سے اونچے ہیں، اس طرح تم اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے جن سے اس نے تم کو نوازا ہے۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کی نگاہ ایسے شخص پر پڑے جو اس سے مال و دولت اور جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے برتر ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ان کو دیکھے جو اس سے (مالی اور جسمانی) لحاظ سے کمزور ہیں۔

ایک اور روایت میں اتنی مزید وضاحت ہے کہ دین کے معاملہ میں ان لوگوں کی زندگی سے سبق لینا چاہیئے جو نیکی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ سرگرم نظر آتے ہیں نہ کہ ان لوگوں کی زندگی نمونہ بنائی جائے جو دینی اور اخلاقی اعتبار سے دن بدن پستی کی طرف جا رہے ہیں۔

اگر اندازِ فکر اور زاویۂ نظر اس حدیث کے مطابق بدل جائے تو پھر دوسروں کے ہاں شوخ رنگ کپڑوں اور بیش قیمت زیوروں کی بہتات دیکھ کر نہ تو حرص و طمع کی لہر دل میں اٹھ سکتی ہے اور نہ حسد کی آگ اطمینان و سکون کے خرمن کو جلا سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی پھیلانے اور بدی مٹانے میں تعاون

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ، يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں بدی اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے نوازے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ عزیز وحکیم ہے۔

اس آیت میں نیک کردار مرد اور صالح سیرت خواتین کی چند نشانیاں اور اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) خدا کے دین کو غالب کرنے اور بھلائی کو پھیلانے کے لئے نیک مرد اور نیک خواتین آپس میں ایک دوسرے کے مددگار اور سہارا بنتے ہیں۔ یعنی صرف نیک بننے پر ہی قناعت نہیں کرتے بلکہ نیک بنانے کی بھی کوشش کرتے ہیں، پھر اس کے ساتھ ساتھ ان کی یہ دعوت وتبلیغ محض انفرادی ہی نہیں ہوتی بلکہ اجتماعی رنگ میں دین پسند نیک کردار مرد اور خواتین کا ایک جتھا پورے نظم وضبط کے ساتھ اس کام کو انجام دیتا ہے۔

(۲) معروف (نیکی) کا حکم دیتے ہیں۔

معروف کے چھوٹے بڑے بہت سے اقسام ہیں۔ سب سے بڑا اور اہم معروف یہ ہے کہ خدا کی زمین پر خدا کے دین کو قائم وغالب کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر یہ معروف قائم ہو جائے تو دوسری نیکیاں اپنے آپ پھلنے پھولنے اور پروان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھنے لگیں گی۔

(۳) منکر (برائی) سے روکتے ہیں، اس وقت پوری دنیا میں سب سے بڑا منکر وہ باطل دین اور غلط تہذیب ہے جس کی وجہ سے انسانیت امن و انصاف اور حقیقی راحت و سکون سے محروم ہو چکی ہے۔ ایک مؤمن مرد اور ایک مؤمن خاتون کے لئے اس منکر کو مٹانا اسلام کا اوّلین فریضہ ہے۔

(۴) نماز قائم کرتے ہیں، نماز سے ایک مسلمان کا اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے یہ تعلق باللہ وہ نعمت ہے کہ جس کی بنا پر امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا) نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) کی راہ کے خطرات خود بخود چھٹ جاتے ہیں، اور دعوتِ حق کے کارکن استقلال اور سکون و اطمینان کی سعادت سے اپنے آپ کو ہم کنار پاتے ہیں۔

(۵) زکواۃ دیتے ہیں۔

نماز اگر اللہ تعالےٰ سے تعلق اور محبت کا ذریعہ بنتی ہے تو زکواۃ کے ذریعے اللہ تعالےٰ کے بندوں سے محبت، ہمدردی اور غم گساری کا موقع ملتا ہے۔

نیز دعوت و تبلیغ اور اقامت دین کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کے حل کا ایک بہت بڑا ذریعہ خود زکوٰۃ ہے۔

(۶) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، کوئی کام خواہ کتنا ہی اچھا ہو خواہ وہ کتنے ہی مخلصانہ جذبہ سے کیا گیا ہو، اگر وہ خدا اور رسول کے احکام کے مطابق نہ ہو تو خدا کے ہاں اس کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔

اس بنا پر ایک صالح مرد اور ایک معیاری خاتون کا بنیادی وصف یہ ہے کہ ان کا کوئی قدم خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے دائرے سے باہر نہ اٹھنے پائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی میں تعاون کا عملی نمونہ

مندرجہ بالا سطور میں والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض کی تشریح کرتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں بھلائی کے قائم کرنے میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔

بھلائی کے قائم کرنے کے لئے عملاً تعاون کیسے ہو سکتا ہے اس کی ایک واضح مثال مندرجہ ذیل حدیث میں ملتی ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلی الله علیه وسلم رَحِمَ اللهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّیلِ فصلّٰی وَاَیقَظَ امْرَاتَهٗ۔ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نضح فِی وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیلِ فَصَلَّتْ وَاَیقَظَتْ زَوجَهَا فصَلّٰی فَاِنْ اَبٰی نضحت فِی وَجْهِهِ الْمَاءَ (ابوداؤد)

ترجمہ: "ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو رات کو اپنے بستر سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے (نفل) نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈال دیتا ہے۔ "(اسی) طرح اللہ تعالےٰ اس خاتون کو بھی اپنے رحم و کرم سے نوازتا ہے جو رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی جگاتی ہے اگر وہ انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈال دیتی ہے۔"

تشریح: (۱) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں، اور عورتوں کا باہمی تعاون نہ صرف یہ کہ فرائض میں ضروری ہے بلکہ اگر اس تعاون کی روح نوافل کے معاملے میں بھی کارفرما ہو تو ان کو بھی خوش گوار فضا میں ادا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جا سکتا ہے۔

(۲) اس حدیث میں ایسے میاں بیوی مراد ہیں جو فی الواقع اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتے ہوں، دین کے قیام اور غلبہ کے لئے ان کے دلوں میں تڑپ موجود ہو۔ اور عملی طور پر فرائض کے پابند اور برائیوں سے متنفر ہوں۔ درحقیقت ایسے ہی میاں بیوی تزکیہ نفس (دل کی صفائی اور روح کی تازگی) کے لئے رات کے پچھلے حصے میں نرم گرم بستر چھوڑ کر اللہ کے حضور حاضر ہو سکتے ہیں۔

ایسے ہی بندوں کی صفت اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا خواب گاہوں سے ان کے پہلو الگ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہوئے پکارتے ہیں۔

اس کے برعکس اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک بھی اسلام کے بنیادی تقاضوں ہی سے بے خبر ہے تو اس شکل میں اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کرنے سے بجائے خوشگوار فضا پیدا ہونے کے باہمی تعلقات میں تلخی اور بدمزگی پیدا ہو سکتی ہے۔

(۳) چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے نیک کردار میاں بیوی کی زندگی حسن معاشرت اور حسن سلوک کا بہترین نمونہ ہے۔ اگر کسی موقع پر اس نیک مقصد کے لئے پانی کے چھینٹے بھی ڈال دیئے جاتے ہیں، تو عشق و محبت کی آگ ذرا بھی سرد نہیں ہونے پاتی۔

(۴) اس حدیث سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اللہ کے بندے نوافل کی ادائیگی کے لئے جب ایسا والہانہ جذبہ تعاون رکھتے ہیں تو فرائض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک دوسرے کو پابند بنانے اور منکرات سے باز رکھنے کے لئے کیسے بے تاب ہوں گے۔

عورت کی دین سے بے اعتنائی شوہر کے لئے اضطراب کا موجب ہو گی، اسی طرح مرد کی فرائض سے غفلت اور منکرات میں انہماک ایک معیاری خاتون کو ہر وقت بے چین اور بے قرار رکھنے کیلئے کافی ہوگا۔

○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط ذہن وفکر کی اصلاح

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا إِذَا وُلِدَ فِيْهِمْ مَوْلُوْدٌ يَعْنِي فِي أَهْلِهَا لَا تَسْأَلُ غُلَامًا وَلَا جَارِيَةً تَقُوْلُ خُلِقَ سَوِيًّا؟ فَإِذَا قِيْلَ نَعَمْ قَالَتْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (الادب المفرد۔ باب من حمد اللہ عند الولادة اذا خلق سویا ولم یبالی ذکرا اوانثی ص۱۸۴)

کثیر بن عبید سے روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ رض کے کنبہ میں کہیں بچہ پیدا ہوتا تو وہ سوال نہیں کرتی تھیں کہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ بلکہ آپ یہ پوچھتیں، کیا صحیح سالم پیدا ہوا ہے؟ جب آپ سے کہا جاتا "ہاں" تو آپ فرماتیں تمام حمد و ثنا جہانوں کے رب اللہ کے لئے ہے۔

توضیح: عام طور پر ہر جگہ اور خصوصاً عرب میں لڑکی کی پیدائش سے گھر والے انتہائی رنجیدہ ہو جایا کرتے تھے اور جب معلوم ہوتا کہ لڑکا پیدا ہوا ہے تو خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔ حضرت عائشہ رض نے غلط نظر و فکر کی اصلاح کی غرض سے اس موقع پر سوال کا انداز ہی بدل دیا، یعنی اصل سوال تو اس بات کا ہونا چاہیئے کہ بچہ تندرست اور صحیح سالم بھی پیدا ہوا ہے یا نہیں، نہ کہ اس بات کی فکر کہ لڑکا پیدا ہوا ہے یا لڑکی۔

لڑکا ہو یا لڑکی دونوں خدا کی نعمت ہیں، ان دونوں میں سے کسی ایک کی پیدائش پر ناک بھوں چڑھانا کفرانِ نعمت (ناشکری) کے ہم معنی ہے، جس کی سزا خدا کے ہاں انتہائی سخت ہے۔

بچے کی پیدائش کے موقع پر صرف الحمد للہ کے بجائے الحمد للہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العالمین کہنے میں بظاہر اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی کی پیدائش پر بالعموم اس بنا پر غم وغصہ کا اظہار کیا جاتا ہے کہ اسے کہاں سے کھلائیں گے۔ حالانکہ لڑکا ہو یا لڑکی سب کا رازق اللہ تعالیٰ ہے جس کا نمایاں وصف رب العالمین ہے۔

عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَتْ اَمْسِكْ حَتّٰى اَخِيْطَ نُقْبَتِيْ فَاَمْسَكْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ خَرَجْتُ فَاَخْبَرْتُهُمْ لَعَدُّوا ذٰلِكِ مِنْكِ بُخْلًا قَالَتْ اَبْصِرْ شَاْنَكَ اِنَّهٗ لَا جَدِيْدَ لِمَنْ لَا يَلْبَسُ الْخَلَقَ ۔ (الادب المفرد۔ باب الرفق فی المعیشۃ۔ ص ۶۸)

(بروایت عبید) کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا، ذرا ٹھیر جاؤ میں پیوند لگالوں، میں ٹھیر گیا، پھر میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا، اگر میں باہر جا کر آپ کے اس عمل کی اطلاع کردوں تو وہ آپ کے اس طرز عمل کو بخل قرار دیں گے۔ آپ نے فرمایا، اپنے حال پر نظر رکھو، یعنی جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلاؤ، نیا لباس اس کے لئے نہیں ہے جو پرانا کپڑا پہننے میں عار محسوس کرتا ہو۔

اس روایت میں ان خواتین کے لئے سبق ہے جو محض اپنی پوزیشن بنانے اور معاشرے میں نکو بننے سے بچنے کے لئے آمدنی سے زیادہ لباس اور رہائشی تکلفات میں خرچ کر ڈالتی ہیں اور انہیں قطعاً اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ کہیں پوزیشن بنانے کی یہ لت ان کے مردوں کا دیوالیہ ہی نہ نکال دے۔

پہلی روایت کی طرح اس ارشاد میں بھی حضرت عائشہؓ نے غلط ذہنیت کی اصلاح فرمائی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوّں کی تربیت

عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهٗ۔

(رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۲۴)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین قسم کے عمل باقی رہ جاتے ہیں (۱) صدقہ جاریہ یعنی صدقہ وخیرات کی ایسی عام شکل جس سے لوگ طویل عرصہ تک فائدہ اٹھاتے رہیں (۲) ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے (۳) ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ باب الشفقۃ۔ ص۔ ۴۱۵)

(بروایت ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دیا۔

یعنی اولاد کے لئے باپ کی طرف سے بہترین عطیہ اور گراں قدر تحفہ اچھا ادب اور صحیح تربیت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَ فَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔ (رواہ ابوداؤد ۔ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ ۔ ص ۵۰)

(بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو نماز کی تاکید کرو جب کہ وہ سات برس کے ہوں اور نماز کے چھوڑنے پر ان کو مارو جب کہ ان کی عمر دس برس کی ہو جائے۔ اور ان کو الگ الگ بستروں پر سلاؤ۔

یعنی بچّوں کو بچپن ہی سے دین کی تعلیم سے مانوس کرنا چاہیئے۔ اگر سمجھانے، بجھانے اور زبانی تنبیہہ کے باوجود نماز پڑھنے پر آمادہ نہ ہوں تو پھر ان پر مناسب اندازہ میں سختی بھی کی جا سکتی ہے۔ بچّے جب دس سال کے ہو جائیں تو پھر ان کے بچھونے علیحدہ علیحدہ کر دیے جائیں ان کو ایک ساتھ سلانا درست نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کی علمی سرگرمیاں

عَنْ عَائِشَةَ رحمہا اللہ بِنْتِ طَلْحَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ وَأَنَا فِيْ حِجْرِهَا وَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهَا مِنْ كُلِّ مِصْرٍ فَكَانَ الشُّيُوْخُ يَنْتَابُوْنِيْ لِمَكَانِيْ مِنْهَا، وَكَانَ الشَّبَابُ يَتَأَخَّوْنِيْ فَيُهْدُوْنَ إِلَيَّ وَيَكْتُبُوْنَ إِلَيَّ مِنَ الْأَمْصَارِ فَأَقُوْلُ لِعَائِشَةَ يَا خَالَةُ هٰذَا كِتَابُ فُلَانٍ وَهَدِيَّتُهُ، فَتَقُوْلُ لِيْ عَائِشَةُ أَيْ بُنَيَّةُ فَأَجِيْبِيْهِ وَاثِيْبِيْهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَكِ ثَوَابٌ أَعْطَيْتُكِ فَقَالَتْ فَتُعْطِيْنِيْ ۔

(الادب المفرد، باب الکتابۃ الی النساء وجوابہن)

(بروایت عائشہ بنت طلحہ) کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زیرتربیت تھی ۔ لوگ ہر شہر سے (علمی استفادہ کے لئے) ان کے پاس حاضر ہوتے تھے چونکہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں خاص اعزاز حاصل تھا ۔ اس لئے بوڑھے اور جوان میری طرف رخ کرتے، ہدیئے بھیجتے اور مختلف شہروں سے خط وکتابت کرتے ۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کرتی، خالہ جان! یہ فلاں کا خط ہے اور یہ فلاں نے ہدیہ بھیجا ہے، آپ فرماتیں پیاری بچی! خط کا جواب دے دو، اور جو ہدیہ آیا ہے اس کا بدلہ چکا دو، اگر تمہارے پاس ہدیہ دینے کے لئے کچھ نہیں تو مجھ سے لے لو ـــــ پھر آپ بدلہ دینے کے لئے مجھے کچھ نہ کچھ عطا کر دیتیں ۔

توضیح : (۱) پہلی صدی ہجری میں شرم وحیا اور پردے کے تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مسلم خواتین علمی سرگرمیوں میں بھی حصّہ لیتی تھیں ـــــ بلکہ بعض خواتین تو خداداد قابلیت وصلاحیت کی بنا پر مرجع خلائق اور مرکزِ رشد وہدایت بن گئی تھیں۔

(۲) ایک شریف خوددار خاتون کبھی اس خشکی اور خست کو برداشت نہیں کر سکتی کہ لوگ اس سے مسائل پوچھیں اور وہ جواب نہ دے، لوگ اس کو ہدیے اور تحائف بھیجیں، اور وہ ان کا کوئی صلہ یا بدلہ نہ چکائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو کردار

سورۃ تحریم میں دو معیاری خواتین اور دو ناپسندیدہ عورتوں کا تذکرہ ان الفاظ میں آیا ہے۔

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوا امْرَاَۃَ نُوْحٍ وَّامْرَاَۃَ لُوْطٍ کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتَاھُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْھُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِیْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے منکرین حق کی عبرت کے لئے حضرت نوح کی بیوی اور حضرت لوط کی بیوی کی مثال بیان کی ہے۔ وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں۔ ان دونوں نے اپنے شوہروں کی خیانت کر ڈالی۔ وہ دونوں (نبی) اللہ تعالیٰ کی گرفت سے اپنی بیویوں کو نہ بچا سکے۔ ان سے کہا گیا کہ جہنم میں جلنے والوں کے ساتھ آگ کا مزا چکھو۔

وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِہٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِکَلِمَاتِ رَبِّھَا وَکُتُبِہٖ وَکَانَتْ مِنَ الْقَانِتِیْنَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک مثال فرعون کی بیوی کی ایمان والوں (کے لئے بطور سبق) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے، جب کہ اس نے اپنے رب سے دگڑگراتے ہوئے، فرعون کے مظالم سے تنگ آکر) کہا تھا۔ اے میرے رب! اپنے ہاں جنت میں میرے لئے گھر بنادے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل (ستم رانی) سے نجات دے اور مجھے ظالم قوم (کے شر) سے بچا۔ (ایمان والوں کے لئے دوسری مثال حضرت مریم کی، قرآن نے بیان کی ہے) عمران کی بیٹی مریم وہ ہے جس نے اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کی۔ اس میں ہم نے اپنی روح پھونک دی اور اُس (مریم) نے اپنے رب کی باتوں اور کتابوں کو سچا جانا اور اُس کا شمار بندگی کرنے والوں میں ہوا۔

تشریح: حضرت نوح اور حضرت لوط کی گھر والیوں کے ذکر میں عبرت کے چند پہلو سامنے آتے ہیں۔

(۱) شوہر تقویٰ، عبادت اور دوسری نیکیوں کے لحاظ سے خواہ کتنے اونچے مینار پر کیوں نہ ہو، عورت کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور نہ وہ خدا کے عذاب سے بچ سکتی ہے تاوقتیکہ وہ خود اپنے آپ کو صحیح اعتقاد اور صالح اعمال سے آراستہ نہ کرلے۔ قرآن وسنت کی نصوص اس بارے میں واضح ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں باپ دادا کی پاکبازی اور شوہر کا زہد وتقویٰ کام نہ آئے گا۔ وہاں اصل سرمایہ نجات انسان کا خود اپنا حسن عمل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر حضرت فاطمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا ــــــ اے فاطمہ! اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچالو۔ میں اللہ کی گرفت سے بچانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ بھی کام نہ آسکوں گا۔

(۲) شوہر کی نیک عملی بیوی کو نجات تو کیا دلائیگی اس تعلق کی بنا پر عذاب میں ذرہ برابر تخفیف بھی نہ ہوگی۔ جو برتاؤ دوسرے مجرموں کے ساتھ ہوگا وہی ان سے کیا جائے گا جیساکہ آیت کے اخیر میں فرمایا: اُدْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ بلکہ سورہ احزاب کی آیت مَنْ یَّأْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفْ لَھَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ۔ (اے نبی کی بیبیو!) تم میں سے کسی نے اگر بے حیائی کا ارتکاب کیا تو اس کو دوگنا عذاب دیا جائے گا۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی خواتین کے لئے جو نیک بندوں سے قریبی تعلق کی بنا پر سربراہی کاری کے منصب پر فائز ہوں دہری سزا کی مستحق ہوں گی۔

(۳) فرعون کی بیوی آسیہ کا طرز عمل ان خواتین کے لئے سراپا عبرت و نصیحت ہے جو اپنی بے عملی کے لئے غلط ماحول کو بہانہ بناتی ہیں۔ حضرت آسیہ چاروں طرف سے غلط ماحول اور فاسقانہ معاشرہ میں گھری ہوئی تھیں۔ پوری قوم ان کی مخالف تھی، خود شوہر خون کا پیاسا بن چکا تھا، دین حق قبول کرنے کی بنا پر ان کو چومیخا کرکے طرح طرح کی ایذائیں دیتا تھا لیکن ان تمام آزمائشوں کے باوجود اللہ کی بندی اپنی جگہ پر چٹان کی طرح جمی رہی، اس کے پائے ثبات کو ذرا سی بھی لغزش نہ ہوئی۔

(۴) حضرت آسیہ کے طرز عمل سے ایک دوسرا اہم سبق یہ ملتا ہے کہ ایسی نازک گھڑی میں جب کہ سوائے اپنے رب کے اور کوئی سہارا سامنے نہ ہو، صرف اسی سے فریاد کی جائے اور اسی کی ربوبیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو وسیلۂ نجات بنایا جائے

(۵) حضرت مریم کے دو نمایاں اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور کتابوں کی تصدیق و تعمیل

ب۔ اپنی عفت و عصمت کی حفاظت۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان خاتون کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور احکام کی تصدیق و تعمیل کے بعد سب سے بڑا اہم وصف عصمت و پاکدامنی کی راہ اختیار کرنا ہے۔ ان اوصاف کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی۔

○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازواجِ مطہراتؓ کا نمونہ

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ، وَكَانَ ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ، وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ،

اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کھلی ہوئی بے حیائی کا ارتکاب کرے گی اسے دگنا عذاب چکھایا جائے گا' اور یہ اللہ پر آسان ہے' اور جو تم میں سے اللہ اور رسول کی اطاعت بجا لائے گی' اور نیک عملی کے زیور سے اپنے آپ کو آراستہ کریگی ہم اسے دہرے اجر سے نوازیں گے' اور ہم نے اس کے لئے اچھی روزی مہیا کی ہوئی ہے

ان آیات میں چند اہم امور کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

(۱) جو لوگ قیادت و رہنمائی کے منصب پر فائز ہوتے ہیں ان کی غلطی ایک فرد کی غلطی نہیں ہوتی کہ اس پر معمولی سزا دے کر معاملہ ختم کر دیا جائے' بلکہ وہ غلطی پوری ملت اور آئندہ نسل کے لئے خطرناک نمونہ بن سکتی ہے اس لئے اس کی سزا بھی خدا کے ہاں دگنی چوگنی رکھی گئی ہے' اسی طرح نیکی کا معاملہ ہے چونکہ ذمہ دار افراد کی نیکی نتائج و ثمرات کے لحاظ سے دوررس ہوتی ہے اس لئے خدا کے ہاں اس کی جزا بھی بے پایاں ہے۔

اللہ تعالےٰ کی یہی سنت ازواج مطہرات کے معاملہ میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارفرما ہے، ان آیات میں ازواج مطہرات کو مخاطب کرتے ہوئے تاکید کی گئی ہے کہ ان کے اعمال داخلاق اعلیٰ ترین معیار کے ہونے چاہئیں۔

(۲) آیت ۳۲ میں معیاری خاتون کے دو نمایاں وصف بیان کئے گئے ہیں، (الف) اللہ اور رسول کی فرماں برداری (ب) عمل صالح کا اہتمام، یہاں عمل صالح سے پہلے اللہ اور رسول کی اطاعت پر زور دے کر واضح کر دیا گیا ہے کہ کوئی کام خواہ اہل وطن، سوسائٹی یا برادری کی نگاہ میں کتنا ہی اچھا ہو لیکن اگر وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے ماتحت نہیں کیا گیا ہے تو خدا کے ہاں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا، وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا۔

اے نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو اس تقویٰ کا تقاضا یہ ہونا چاہئے کہ) تمہاری گفتگو میں لوچ نہ ہو، (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ) جس کے دل میں کھوٹ ہے وہ کوئی امید باندھ بیٹھے۔ (گفتگو کرتے وقت) سنجیدہ اور بھلی بات منہ سے نکالو، اپنے گھر میں ٹکی رہو، اور قدیم جاہلی دور کی طرح بن سنور کر باہر نہ نکلو، نماز قائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ، اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو، بس اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دھو دے، اور تمہیں طہارت، لطافت سے خوب اچھی طرح نواز دے، اور جو کچھ اللہ (قرآن) کی آیات اور حکمت (سنت) میں سے تمہارے گھروں میں پڑھا جاتا ہے اسے یاد رکھو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ باریک بین خبردار ہے۔

ان آیات میں ایک معیاری خاتون کی خصوصیات پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی ہیں،

(۱) اگر کبھی بوقت ضرورت کسی اجنبی مرد سے گفتگو کرنی پڑے تو آواز میں لوچ اور نرمی نہیں ہونی چاہیئے۔

(۲) گفتگو کا انداز بھلا اور سنجیدہ رکھا جائے۔

(۳) عورت کا اپنا اصل مقام اس کا گھر ہے، گھر سے باہر کسی ضرورت ہی کی بنا پر نکل سکتی ہے، لیکن اس صورت میں بھی بناؤ سنگار اور شوخ نگاہی کے بجائے سادگی اور شرم و حجاب کا دامن تھامے رکھنا لازمی ہے۔

گھر سے نکلنے کا آداب

آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے:

(۱) لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ وَلْیَخْرُجْنَ وَھُنَّ تَفِلَاتٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بُیُوْتُھُنَّ خَیْرٌ لَّھُنَّ۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۸۲ ابوداؤد)

اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو، انہیں چاہیئے کہ وہ زینت و آرائش کا اظہار کئے بغیر، سادہ ہیئت میں گھروں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلیں، ایک روایت میں ہے کہ گھران کیلئے زیادہ بہتر ہیں۔

اس حدیث میں اجتماعی زندگی کے ساتھ ساتھ شرم وحیا کے تقاضوں کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے، اسلام میں اجتماعی زندگی کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا تقاضا تھا کہ مسلم خواتین دینی اجتماعات اور نماز باجماعت سے بالکل ہی بے تعلق نہ رہیں، اس لئے مردوں کہا جا رہا ہے کہ وہ عورتوں کی نیک خواہش کے راستہ میں رکاوٹ نہ بنیں، لیکن اس کے ساتھ ہی اگر عورتوں کو اس سلسلہ میں کھلی چھٹی دیدی جائے۔ تو بہت سے فتنے بھی سر نکال سکتے ہیں اس لئے فرمایا، کہ عورتوں کے لئے گھروں میں نماز کا اہتمام زیادہ بہتر ہے

(۲) ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَاِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا، يَعْنِيْ زَانِيَةٌ (ترمذی)

ہر نگاہ (جو کسی اجنبی عورت کی طرف اٹھے) بدکار ہے (اسی طرح) وہ عورت جو خوشبو مہکاتے ہوئے (مردوں کی) مجلس سے گزرے وہ ایسی اور ایسی ہے (یعنی وہ بھی) بدکردار ہے۔

اس روایت سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کے لئے بناؤ سنگار اور خوشبو سے معطر ہو کر باہر نکلنے کو کس قدر شدت سے ناپسند کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب عورتوں پر نماز جیسی اہم عبادت کو مسجد میں ادا کرنے کے بارے میں اتنی شدید پابندیاں عائد کی گئی ہیں، تو دوسرے مشاغل کے لئے گھر سے باہر نکلنے کے سلسلہ میں اسلامی شریعت کتنی سخت گیر ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم معاشرہ میں خواتین کا اعزاز و احترام

اسلام سے قبل عورتوں کی کیا حالت تھی، ان کے حقوق کس طرح پامال ہوتے تھے' اور ان پر ظلم وستم کے کیسے کیسے پہاڑ ڈھائے جاتے تھے، یہ ایک ایسی داستان ہے جو کسی پڑھے لکھے انسان سے مخفی نہیں ہے۔ اس لیے تاریخ کے اس پہلو سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ذیل کی تفصیلات میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک مسلم معاشرہ میں شریعت نے خواتین کو کیا اعزاز واکرام بخشا ہے' اور کون کون سے ایسے حقوق عطا کئے ہیں جو ان کی فطرت اور شرافت وعزت کے عین مطابق ہیں۔

باہمی تعلقات اور قرابت کے لحاظ سے عورت کے چار رشتے نمایاں ہیں۔

• ماں • بہن • بیوی • بیٹی

ان چاروں قریبی اور اہم رشتوں کے بارے میں قرآن وسنت کے احکام وہدایات درج ذیل ہیں:۔

ماں کا مقام

(۱) وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ۔ (سورہ لقمان)

ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں (حسن سلوک)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے حمل کی مدت پوری کی، اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے۔ (یہ اس لئے ہے کہ) میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرے۔

(۲) وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (سورۃ الاحقاف)

ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے اسے مشقت کے ساتھ حمل میں رکھا اور مشقت و تکلیف کے ساتھ اس کو جنا۔ حمل اور دودھ چھڑانے (تک کا زمانہ (کم از کم) تیس ماہ ہے۔

ان دونوں آیات میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے لیکن ماں کا ذکر اس انداز میں ہوا ہے کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حق باپ سے کئی گنا بڑھا ہوا ہے۔

اسی کی تشریح ذیل کی حدیث میں ملتی ہے۔

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابِیْ؟ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ اَدْنَاكَ۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا ان سے سوال کیا، لوگوں میں سب سے زیادہ حسن رفاقت کا حقدار کون ہے؟

آپ نے فرمایا تیری ماں، اس نے دوبارہ پوچھا، آپ نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری ماں، پھر اس نے سہ بارہ دریافت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا، تیری ماں، پھر اُس کے چوتھی بار پوچھنے پر آپ نے فرمایا، تیرا باپ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد آپ نے فرمایا، پھر دوسرے قریبی رشتے دار (حسب مراتب)

(۴) مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں حسن سلوک کا حکم دیتا ہے، یہ الفاظ آپ نے تین بار دہرائے، اس کے بعد فرمایا پھر اقرب فالاقرب کا خیال رکھو۔ (الادب المفرد للبخاری، مسند احمد)

(۵) ابورمثہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ فرمارہے تھے، اپنی ماں سے، اپنے باپ سے اپنی بہن سے، اپنے بھائی سے اور دوسرے رشتے داروں سے حسب مراتب اچھا سلوک کرو۔ (مسند احمد، ابوداود)

اس حدیث میں نہ صرف یہ کہ ماں کا ذکر باپ سے پہلے ہے بلکہ بہن کا ذکر بھی بھائی پر مقدم رکھا گیا ہے

(۶) یوں تو روایات میں عام طور پر والدین کی نافرمانی سے روکا گیا ہے لیکن بعض احادیث میں صریح طور پر ماں کا ذکر ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے، آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنی ماؤں کی نافرمانی حرام ٹھہرائی گئی ہے[1]۔

---

[1] یہ اعزاز واکرام صرف حقیقی ماں ہی کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ رضاعی ماں بھی اس عزت د

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہن اور بیٹی کا مقام

(۷) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ ثَلٰثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلٰثُ اَخَوَاتٍ، اَوْ بِنْتَانِ اَوْ اُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَہُنَّ وَاتَّقَی اللّٰہَ فِیْہِنَّ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤدَ فَاَدَّبَہُنَّ وَاَحْسَنَ اِلَیْہِنَّ وَزَوَّجَہُنَّ فَلَہُ الْجَنَّۃُ (ترمذی، ابو داؤد)

ابوسعید خذری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ہاں تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں، یا دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں پھر اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور ان کے (حقوق کے) بارے میں خدا سے ڈرتا رہا تو وہ جنت میں داخل ہوگا" ابو داؤد کی روایت میں مزید یہ الفاظ ملتے ہیں۔ پھر اس نے ان کو ادب سکھایا" ان سے حسن سلوک سے پیش آیا" اور ان کا نکاح کر دیا تو اس کے لئے جنت ہے۔

بہن اگر عمر میں بڑی ہے تو وہ ماں کے حکم میں ہے" اس کا ادب و احترام قریب قریب اسی انداز پر ہونا چاہیئے جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر عمر میں چھوٹی ہے تو بھائی کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم و تربیت

توقیر کی مستحق ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے پاس ایک عورت آئی آپ اس کے اعزاز کے لئے کھڑے ہوگئے اور بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھا دی۔ لوگوں نے بعد میں بتلایا کہ یہ آپ کی رضاعی ماں ہیں (الادب المفرد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عام برتاؤ میں ان کا اسی طرح لحاظ رکھے جس طرح ایک باپ اپنی بیٹی کا رکھتا ہے۔

(۸) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ ایک عورت اپنی دو لڑکیاں ہمراہ لئے ہوئے میرے پاس آئی اس نے کچھ کھانے کو مانگا میرے پاس صرف ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔

اس عورت نے کھجور اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دی اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ چکھا۔

یہ واقعہ بعد میں جب حضرت عائشہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا۔ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔ جو شخص لڑکیوں کے معاملہ میں آزمایا جائے یعنی اس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں، اور پھر وہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تو یہ لڑکیاں قیامت کے دن اس کے لئے آگ کے شعلوں سے آڑ بن جائیں گی۔

اس روایت میں لڑکیوں کو ابتلاء اور آزمائش اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ اسلام سے قبل لڑکیوں کی پیدائش میں انتہائی عار اور شرم محسوس کی جاتی تھی بعض قبائل تو اس معاملہ میں اتنے سنگ دل تھے کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دینے میں بھی ان کو تامل نہ ہوتا تھا۔

قرآن نے ان کی سنگ دلی کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ۔

جب ان میں سے کسی کو لڑکی ہونے کی بشارت ملتی ہے، تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا چہرہ غم اور غصّے کے مارے سیاہ پڑجاتا ہے، اس بری خبر کو سن کر وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ اسے ذلّت کے ساتھ قبول کرے یا اسے مٹی کے ڈھیر میں دفنا دے۔

یا تو نفرت کا یہ حال تھا، یا پھر اسلامی تعلیم کے عام ہونے اور مسلم معاشرہ کے وجود میں آنے کے بعد دنیا نے یہ منظر بھی دیکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷ھ میں عمرے سے فارغ ہو کر مکہ سے واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت حمزہؓ کی یتیم بچی چچا چچا کہتی ہوئی آن پہنچی، حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر اسے گود میں لے لیا۔

اس موقع پر حضرت علیؓ، زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب کے درمیان نزاع برپا ہوئی کہ اس یتیم بچی کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داری کا شرف کسے حاصل ہو؟

حضرت علیؓ نے دلیل پیش کی، چونکہ میں نے اسے آگے بڑھ کر گود میں لے لیا ہے، اور یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اس لئے اس کی پرورش کا میں زیادہ حق دار ہوں۔ حضرت جعفر نے فرمایا، یہ میرے چچا کی لڑکی ہے، اور اس کی خالہ میرے گھر میں ہے۔ اس لئے یہ لڑکی مجھے ملنی چاہئے۔ زید بن حارثہ نے کہا، کہ یہ میرے بھائی حضرت حمزہ کی لڑکی ہے، اس کی پرورش کا حق مجھے ملنا چاہئے۔ (یہ انہوں نے اس لئے کہا کہ زید بن حارثہ اور حضرت حمزہ کے درمیان آپؐ نے مواخاۃ اور بھائی چارہ قائم کیا تھا)

آپ نے یہ کہتے ہوئے کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے لڑکی حضرت جعفر کے حوالے کر دی۔

یہ ہے اسلامی تعلیم کا وہ انقلاب انگیز اثر کہ بچی اپنی نہیں بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

08076

دوسرے کی یتیم لڑکی پالنے کے لیے مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس روایت سے خالہ کا مقام بھی متعین ہوجاتا ہے ماں کی عدم موجودگی میں اس کا مرتبہ بھی ماں ہی کے برابر ہے۔

08075

بیوی کی حیثیت

قرآن میں ارشاد ہے۔

(۱) وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ، فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا۔

ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس چیز میں خیر کثیر پیدا کر دے۔

(۲) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ

عورتوں کے لیے معروف (انصاف) کے مطابق ویسے ہی حقوق ہیں جو ان پر (مردوں کی طرف سے) عائد ہوتے ہیں ہاں مردوں کو ان پر ایک گونہ برتری حاصل ہے یہ برتری بھی دو امور کی بنا پر ہے:۔

(۱) مرد میں کچھ ایسی فطری صلاحیتیں اور توانائیاں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں کہ جن کا تقاضا ہے کہ قوامیت نگرانی اور عائلی انجمن کی صدارت کی ذمہ داری مرد کو سونپی جائے۔

0807

(۲) عورت کے نان نفقہ، مہر اور گھر کی دوسری ضروریات کے پورا کرنے کا بوجھ بھی مرد ہی پر ڈالا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَّ اَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِہٖ (ترمذی)

مومنوں میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں بہتر ہے اور اپنی بیوی سے لطف و مہربانی سے پیش آتا ہے۔

ایک اور روایت میں آپ نے فرمایا:۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِی۔

یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے بہتر ہے (پھر آپ نے اپنا نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا) اور میں تم میں سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کیلئے بہتر ہوں۔

(۴) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لَا یَفْرُکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً اِنْ کَرِہَ مِنْھَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْھَا اٰخَرَ (صحیح مسلم)

کوئی مومن مرد اپنی مومن بیوی سے بغض نہ رکھے۔ اگر وہ اس کی ایک عادت کو ناپسند کرتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی دوسری عادت اسے پسند آجائے۔

یعنی یہ تو ناممکن ہے کہ ایک عورت سراپا محاسن ہی ہو۔ اس میں عیب و ہنر دونوں ہی پائے جا سکتے ہیں۔ اس لئے مرد کی نگاہ صرف خامیوں اور کمزوریوں ہی پر نہ ہو۔ بلکہ اس کے ساتھ اس کی خوبیاں بھی سامنے رہنی چاہئیں۔ اسی قسم کی ہدایت آپ نے عورتوں کو بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمائی ہے۔ (یعنی شوہر کے عیوب اور خامیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی پیش نظر نہ رہیں۔ بلکہ اس کے محاسن اور دوسرے احسانات کا اعتراف بھی ضروری ہے)۔

مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ عام انداز میں بھی آپ نے عورتوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی سے پیش آنے کی تاکید فرمائی ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر جہاں آپ نے بہت سے اہم مسائل کا ذکر فرمایا وہاں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:۔ اَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ فِيْ اَيْدِيْكُمْ۔

سنو! عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ وہ تمہارے ہاتھ میں اسیر ہیں۔

اس ارشاد میں عورتوں کو قیدیوں کے ساتھ تشبیہ اس معنی میں دی گئی ہے کہ مرد ان کی عزت و ناموس کا محافظ ہے اور اس کے نان نفقہ کا ذمہ دار ہے۔

ایک مرتبہ خواتین کا ایک گروہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مردوں کی سختی اور زیادتی کی شکایت کی۔ تو آپ نے فرمایا:۔

لَيْسَ اُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ۔

یعنی اس قسم کے لوگ معاشرہ میں اچھے افراد شمار نہیں ہو سکتے۔

مذکورہ بالا تمام آیات و روایات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مسلم معاشرہ میں عورت کا مقام کیا ہے اگر صحیح معنی میں اسلامی سوسائٹی وجود میں آجائے، تو عورتوں کی موجودہ مظلومی کی حالت یکسر تبدیل ہو سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند عمومی ارشاداتِ نبوی

عقلمند کون ہے؟

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ۔ رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ۔

شدّاد ابن اوسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس سے محاسبہ کیا اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے، عمل کئے۔ اور عاجز (بے ہمّت) وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشات کا تابع کر دیا اور اللہ سے (فضل وکرم کی) امیدیں باندھ لیں۔

مومن کی پہچان

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِیْمَانِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ آخِیَّتِہٖ یَجُوْلُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اٰخِیَّتِہٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَسْھُوْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْاِیْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَکُمُ الْاَتْقِیَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَکُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (رواہ البیہقی۔ مشکوٰۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو کھونٹے سے بندھا ہوا ہے۔ گھومتا پھرتا ہے پھر اپنے کھونٹے کی طرف لوٹتا ہے اسی طرح مومن سے بھی بھول چوک ہو جاتی ہے اور پھر وہ ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے اپنا کھانا نیک کار لوگوں کو کھلاؤ اور اپنے احسان سے مومنوں کو نوازو۔

چار بیش بہا چیزیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِیَھُنَّ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ قَلْبٌ شَاکِرٌ وَلِسَانٌ ذَاکِرٌ وَبَدَنٌ عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَۃٌ لَا تَبْغِیْہِ خَوْفًا فِیْ نَفْسِہَا وَلَا مَالِہٖ۔ (البیہقی۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں جسے میسر آگئیں اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل ہو گئی۔ (۱) شکر گزار دل (۲) خدا کو یاد کرنے والی زبان۔ (۳) مصیبت پر صبر کرنے والا بدن (۴) ایسی بیوی جو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت نہیں کرتی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام میں عورت کا مقام

مندرجہ بالا عنوان پڑھتے ہی پہلی چیز جو ذہن میں آئے گی وہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو ہر حیثیت میں چاہے وہ ماں ہو یا بیٹی بہن ہو یا رفیقہ حیات، انتہائی تکریم و اعزاز کا مستحق گردانا ہے۔

شرف انسانیت میں مرد و عورت کی تفریق روا نہیں رکھی گئی ہے کلام الٰہی میں جہاں ان باوصف مردوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ جن کی بنا پر وہ اللہ تعالیٰ کی ابدی نعمتوں کے مستحق ٹھہرائے جاتے ہیں وہاں بغیر کسی تفریق کے عورتوں کا بھی ذکر ہے۔ یہاں آیات کا استقصاء مقصود نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ ومن یعمل من الصالحات من ذکر او انثی وھو مؤمن، فاولئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیرا

النساء: ع ۱۲

ترجمہ: اور جو کوئی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، اور وہ مومن بھی ہو، تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور رائی برابر بھی ان کی حق تلفی نہ ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢۔ من عمل صالحاً من ذکر أو أنثى وهو مؤمن، فلنحیینه حیاۃً طیبۃً ولنجزینهم أجرهم بأحسن ما کانوا یعملون

نحل : ٩٧

ترجمہ: جو شخص بھی نیک کام کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو، تو (یاد رکھو) ہم ضرور اسے دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور آخرت میں بھی ایسے لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کا اجر ضرور دیں گے

٣۔ المؤمنون والمؤمنات بعضهم أولیاء بعض، یأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکاۃ ویطیعون اللّٰه ورسوله، أولئك سیرحمهم اللّٰه ان اللّٰه عزیز حکیم

التوبہ : ٧١

ترجمہ: اور (جو) مومن مرد اور مومن عورتیں (ہیں) یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحمت فرمائے گا یقیناً اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

٤۔ ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجهم والحافظات والذاکرین اللّٰه کثیرا والذاکرات، أعد اللّٰه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لهم مغفرة وأجراً عظيماً۔ الاحزاب: ۳۶

ترجمہ: مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، راست گو مرد اور راست گو عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں، بے شک ان سب کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔

ذخیرۂ احادیث عورتوں کی مدح و تحسین سے بھرا ہوا ہے، چند احادیث ملاحظہ ہوں:

مطلق خواتین کے بارے میں ارشاد فرمایا:

۱۔ حبب الیّ من دنیاکم الطیب والنساء وجعلت قرة عینی فی الصلاة۔

ترجمہ: تمہاری دنیا میں سے میرے لئے خوشبو اور عورتوں کو محبوب بنایا گیا ہے اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز ہے۔

۲۔ ماں کے درجہ کو ظاہر کرنے کے لئے یہ مشہور حدیث ملاحظہ ہو کہ ایک شخص نے آنحضور سے سوال کیا من أحق الناس بحسن صحبتی؟ قال أمك قال ثم من قال أمك قال ثم من قال امك ثم أبوك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی والدین میں سے کون میری خدمت کا زیادہ حقدار ہے آپ (ص) نے فرمایا! تمہاری ماں۔ پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ پھر پوچھا: اس کے بعد کون؟ فرمایا: تمہاری ماں۔ پھر تمہارا باپ۔

والدین اور خصوصاً ماں کے درجہ کو اس آیت میں بوضاحت بتایا گیا ہے۔

ووصينا الانسان بوالديه حملته امه وهنا على وهن وفصاله في عامين ان اشكر لي ولوالديك الى المصير۔ لقمان: ١٤

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی ہے (کہ ان کی اطاعت اور خدمت کرے) اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو برس میں (کہیں جا کر) اس کا دودھ چھوٹا ہے اسی لحاظ سے ہم نے اس کو حکم دیا کہ ہمارا بھی شکر گزار رہ اور اپنے والدین کا بھی۔ آخرکار ہماری ہی طرف (تم سب کو) لوٹ کر آنا ہے۔

بیٹیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

٣۔ من ابتلى من هذه البنات شيئاً فاحسن اليهن كن له ستراً من النار۔

ترجمہ: جو شخص ان بچیوں کے سلسلہ میں آزمائش میں ڈالا جائے اور پھر وہ ان سے حسن سلوک کرے تو یہ بچیاں اس کے لئے جہنم کی آگ سے آڑ بن جائیں گی۔

٤۔ من علىٰ ثلاث بنات فادبهن وزوجهن واحسن اليهن فله الجنة۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جس شخص نے تین بچیوں کی کفالت کی، انہیں زیور ادب سے آراستہ کیا اور ان کی شادی کر دی اور حسن سلوک کیا تو وہ جنت کا مستحق ہوا۔

بیوی کی دوہری حیثیت (والدہ اور زوجہ) کی بناء پر، زوجہ صالحہ کے بارے میں ارشاد فرمایا،

۵۔ الدنیا کلها متاع، وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة

ترجمہ: دنیا ایک متاع ہے، اور دنیا کا بہترین متاع نیک عورت ہے۔

۶۔ الا أخبرك بخیر ما یکنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر الیها سرته واذا أمرها أطاعته واذا غاب عنها حفظته

ترجمہ: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ ایک شخص کا سب سے بہتر خزانہ کیا ہے۔ وہ ہے نیک بیوی، جب اس کی طرف دیکھے تو خوش ہو، جب اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور جب اس سے دور ہو تو وہ اس کے (مال ومتاع) کی حفاظت کرے۔

ان آیات واحادیث کے مطالعے سے یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مرد وعورت دونوں یکساں ہیں، مکلف قرار دیئے گئے ہیں اور اپنے اپنے اعمال کے جواب دہ ہیں اور اپنے حسن عمل کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے ابدی انعامات کے حقدار قرار دیئے گئے ہیں

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں عورت اور مرد کے درمیان اس یکسانیت کا اظہار کیوں نہیں ہو پاتا اور خاص طور پر اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مرد اور عورت کے حقوق کے مابین تفاوت کیوں نظر آتا ہے؟

اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں دونوں جنسوں کے درمیان حیاتیاتی (BIOLOGICAL) اختلاف کو مدِنظر رکھنا ہوگا جس کی بناء پر یہ کہا جائیگا کہ جنس انسانیت میں مساوات کے ساتھ ساتھ مذکورہ اختلاف کی بناء پر دونوں کے دائرہ کار میں اختلاف کا ہونا انتہائی ضروری امر ہے دائرہ کار کے اختلاف کی بناء پر عورت کو ہیچ یا کمتر قرار نہیں دیا جائے گا بالکل ایسے ہی جیسے ایک جسم کے تمام اعضاء انسانی جان کی بقاء کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں، گو بعض اعضاء اعضائے رئیسہ کہلاتے ہیں اور بعض ان کے معاون یا جیسے ایک مملکت کے شہری برابر حقوق کے مالک ہوتے ہیں لیکن کوئی بھی شخص اس مملکت کے حاکم اور محکوم کے فرائض و واجبات میں تفاوت کا انکار نہیں کرسکتا بلکہ خود مملکت کے شہریوں میں ایک ڈاکٹر اور نرس، انجینئر اور الیکٹریشن، دکاندار اور صارف، آجر اور اجیر کے دائرہ کار میں اختلاف کو قدرتی قرار دے گا۔ ایسے ہی عورت کے خاص حیاتیاتی وجود کی بناء پر حمل، ولادت، رضاعت اور تربیت اولاد کے سلسلہ میں کوئی بھی مرد عورت کا سہیم و شریک نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اور یہ بیوقوفی کی انتہا ہوگی کہ جو خاتون توالد و تناسل کے عمل میں ایک عظیم ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہے اُسے گھر کی معاشی کفالت کا بھی ویسے ہی ذمہ دار قرار دیا جائے جیسے کہ ایک مرد۔ مرد و عورت کے دائرہ کار میں اختلاف کو قرآن ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کیا ہے کہ جس کی بنا پر وہ خود ایک حیثیت سے مرد پر فضیلت رکھتی ہے۔
قوامیت کے لئے دوسری وجہ بتائی گئی ہے۔

"وبما انفقوا من اموالھم"

شادی کے موقع پر مرد کی طرف سے مہر کا دیا جانا، گھر کی معاشی کفالت کا ذمہ لینا کہ جس میں عورت کا نان و نفقہ شامل ہے، مرد کے معاشی طور پر کفیل ہونے کی طرف کھلا اشارہ ہے۔

اسی آیت میں صالحہ خواتین کو "قانتات" (اطاعت گذار) اور حافظات للغیب بما حفظ اللہ (اللہ کی حفاظت و نگرانی میں شوہروں کے حقوق کی حفاظت کرنے والیاں) کا اعزاز دیا جا رہا ہے گویا گھر ایک اکائی ہے جس میں ہر صورت ایک شخص سربراہ کی حیثیت رکھے گا تو دوسرا اس کے معاون کا۔ دونوں ہی اگر سربراہی کے مقام پر فائز ہو جائیں تو پھر اس گھر کا انجام اس مملکت سے مختلف نہ ہوگا جس کے دو حاکم ہوں یا اس فوج کے انجام سے جس کے دو کمانڈر ان چیف ہوں یا اس بس کے جس کے بیک وقت دو ڈرائیور ہوں اور دونوں ہی سٹیرنگ وھیل سنبھالنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہوں۔

عورت اور مرد کے دائرہ عمل کے جدا جدا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ایک جنس کے صرف حقوق ہی حقوق ہوں اور دوسرے کے صرف فرائض ہی فرائض۔ حقوق اور واجبات کی فہرست میں دونوں ہی اپنی جگہ پاتے ہیں سوائے فرق کے جس کی طرف قبل ازیں اشارہ کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کیا ہے کہ جس کی بنا پر وہ خود ایک حیثیت سے مرد پر فضیلت رکھتی ہے۔
قوامیت کے لئے دوسری وجہ بتائی گئی ہے۔

"وبما انفقوا من اموالھم"

شادی کے موقع پر مرد کی طرف سے مہر کا دیا جانا، گھر کی معاشی کفالت کا ذمہ لینا کہ جس میں عورت کا نان و نفقہ شامل ہے، مرد کے معاشی طور پر کفیل ہونے کی طرف کھلا اشارہ ہے۔

اسی آیت میں صالحہ خواتین کو "قانتات" (اطاعت گذار) اور حافظات للغیب بما حفظ اللہ (اللہ کی حفاظت و نگرانی میں شوہروں کے حقوق کی حفاظت کرنے والیاں) کا اعزاز دیا جا رہا ہے گویا گھر ایک اکائی ہے جس میں ہر صورت ایک شخص سربراہ کی حیثیت رکھے گا تو دوسرا اُس کے معاون کا۔ دونوں ہی اگر سربراہی کے مقام پر فائز ہو جائیں تو پھر اس گھر کا انجام اُس مملکت سے مختلف نہ ہوگا جس کے دو حاکم ہوں یا اُس فوج کے انجام سے جس کے دو کمانڈر ان چیف ہوں یا اُس بس کے جس کے بیک وقت دو ڈرائیور ہوں اور دونوں ہی سٹیئرنگ وھیل سنبھالنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہوں۔

عورت اور مرد کے دائرہ عمل کے جدا جدا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ایک جنس کے صرف حقوق ہی حقوق ہوں اور دوسرے کے صرف فرائض ہی فرائض۔ حقوق اور واجبات کی فہرست میں دونوں ہی اپنی جگہ پاتے ہیں سوائے فرق کے جس کی طرف قبل ازیں اشارہ کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جسے انتہائی جامع الفاظ میں یہ قرآنی تعبیر دی گئی ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ

"اور دیکھو عورتوں کے لئے بھی دستور (شرعی) کے مطابق ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں۔ البتہ مردوں کو اُن پر (ایک گونہ) فضیلت حاصل ہے۔ (سورہ البقرۃ ۲۲۸)

اب آیئے اُن حقوق و واجبات کی طرف جو کہ اسلام نے جنسین کے لئے متعین کئے ہیں اور بجائے اس کے کہ حقوق و واجبات کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا جائے، زندگی کے مختلف گوشوں میں اسلام کی اُن تعلیمات کا ذکر کیا جاتا ہے جو اس باب میں مرد و عورت سے متعلق ہیں اور ان میں کہیں بالکل مساوات پائی جاتی ہے اور کہیں تفاوت کہ جس کی ایک وجہ پہلے ذکر کی جا چکی ہے اور دیگر وجوہ کا ذکر اپنی اپنی جگہ پر آجائے گا۔ پہلے اُن گوشوں کا ذکر کیا جاتا ہے جہاں مرد و عورت میں تفاوت ملحوظ نہیں ہے۔

۱۔ تعلیم: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے:

"طلب العلم فریضة علی کل مسلم"

"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

"ہر مسلمان" میں مرد و عورت دونوں آجاتے ہیں۔ علم سے اصولی طور پر تو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کا علم ہے لیکن تبعاً وہ علوم بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجاتے ہیں کہ جن کا سیکھنا ہر انسان کے لئے اپنے اپنے میدان میں ضروری ہے۔

احادیث کے راویوں سے متعلق کتب میں حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ سے لے کر اب تک ان بے شمار خواتین کے نام ملتے ہیں جو آسمانِ علم و ادب پر ستاروں کی مانند چمکتی رہی ہیں۔

۲۔ عبادت:

خواتین کو ان کی گھریلو ذمہ داریوں کی بناء پر مردوں کی طرح مساجد کی حاضری کا پابند تو نہیں بنایا گیا ہے لیکن انہیں مسجد کی جماعت میں شریک ہونے سے روکا بھی نہیں گیا ہے بلکہ عیدین کی حاضری پر اُبھارا گیا ہے، یہ امر تعجب خیز ہے کہ حقوق نسواں کے حامیوں نے آج تک یہ نعرہ نہیں لگایا کہ جس طرح مرد مسجد کی پنج وقتہ حاضری کا مکلّف ہے ویسے ہی عورت کو اس کا پابند کیوں نہیں کیا جاتا۔

۳۔ مال اور جائداد رکھنے کا حق:

خواتین کو اپنی کمائی یا اپنی موروثہ یا اکتسابی جائیداد میں تصرف کا ویسے ہی حق حاصل ہے جیسے کہ مرد کو، یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ہندوستان میں ہندو عورت کو ۱۹۵۶ء تک جائداد رکھنے کا حق حاصل نہ تھا جب کہ اسلام نے یہ حق چودہ سو سال قبل عورت کو دے دیا تھا۔

مال کے استحقاق کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ولا تتمنوا ما فضّل اللّٰہ بہ بعضکم علی بعض، للرجال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیبٌ مما اکتسبوا وللنساء نصیبٌ مما اکتسبن واسألوا اللہ من فضلہ ، ان اللہ کان بکل شیئٍ علیماً۔

"اور دیکھو، اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلہ میں جو کچھ دے رکھا ہے اس کی تمنا نہ کرو (کہ کاش ہمیں یہ ملا ہوتا) مردوں نے جو کچھ کمایا ہے اُس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اُس کے مطابق اُن کا حصہ ہے۔ ہاں اللہ سے اس کے فضل (کی دعا) مانگتے رہو۔ بے شک اللہ ہر چیز سے باخبر ہے" (سورۃ النساء: ۳۲)

عورت کو بھی صدقہ وخیرات پر ویسے ہی ابھارا گیا ہے جیسے مردوں کو، بلکہ اگر عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے بھی صدقہ دے دے تو اُسے جائز قرار دیا گیا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اگر عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے صدقہ دے تو اُسے اجر ملے گا اور اُس کے شوہر کو بھی ویسا ہی اجر ملے گا اور خازن (کہ جس کے ہاتھ میں پیسے رکھے گئے ہیں) کو بھی۔ اُن میں سے کسی کا بھی اجر دوسرے کے اجر کو کم کرنے کا باعث نہ ہو گا۔

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول میرے پاس سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتا جو کہ زبیر گھر لے کر آتے ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا، اے اسماء دو اور صدقہ کرو، بند نہ باندھو تاکہ تمہارے (رزق پر) بھی بند نہ باندھا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اظہارِ خیال کی آزادی :

حکمرانِ وقت کے سامنے کسی مرد کا چیلنج کے انداز میں کھڑے ہو جانا بھی تعجب خیز خیال کیا جاتا ہے چہ جائیکہ ایک عورت ایسی جرأت کی مرتکب ہو، لیکن اسلام نے اظہارِ خیال کی آزادی کی جس طرح ہمت افزائی کی اس کی بناء پر ہی ایسا واقعہ رونما ہو سکتا ہے جس کا ذکر مختصراً یوں ہے، خلیفہ ثانی عمر فاروقؓ منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے کہا کہ تم لوگ عورتوں کے زیادہ مہر نہ باندھو اس کے بعد ایک عورت اٹھی اور اس نے بلند آواز سے کہا کہ اے عمر! اس معاملہ میں آپ کو دخل دینے کا حق نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم نے عورتوں کو زیادہ مال دیا ہو تو اس میں سے کچھ نہ لو۔

(وآتیتم احداھن قنطاراً فلا تاخذوا منه شیأً)

یہ سن کر حضرت عمر نے اپنی بات واپس لے لی اور کہا عورت نے صحیح بات کہی اور عمر نے غلطی کی۔

۵۔ جہاد میں شرکت :

میدانِ جنگ ایسی جگہ ہے کہ جہاں مرد بھی جاتے ہوئے گھبراتے ہیں چہ جائیکہ خواتین وہاں جانے کی تمنا کریں، مرد و عورت کے طبعی فرق کی بناء پر اس عظیم ذمہ داری کو اصلاً مرد کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے اور عورتوں کو اس سے معاف رکھا گیا جیسا کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے: کہ خواتین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جہاد کی فضیلت کو دیکھتے ہوئے جہاد میں شریک ہونے کی درخواست کی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا! لَکِنَّ جِهَادٌ لَا شَوْكَةَ فِيهِ "تمہارے لئے وہ جہاد ہے جس میں قتل وقتال نہیں یعنی حج اور عمرہ کی ادائیگی" لیکن عورتوں کے ذوق وشوق کو دیکھتے ہوئے بعض غزوات میں عورتوں کو وہ امور سرانجام دینے کی اجازت دی کہ جنہیں وہ بآسانی سرانجام دے سکتی تھیں۔

بنی غفار کی ایک عورت کہتی ہیں کہ میں اپنے قبیلہ کی کچھ عورتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ خیبر کے جہاد کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔ ہم نے عرض کیا؛ اے خدا کے رسول! ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ چلیں تاکہ زخمیوں کی مرہم پٹی کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کی مدد کریں۔ آپ نے فرمایا؛ علی برکتہ اللہ (اللہ برکت دے چلو) انصاری خاتون ام عطیہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزووں میں شرکت کی ہے۔ میں مجاہدین کے کجاووں کی دیکھ بھال کے لئے پیچھے رہتی، ان کے لئے کھانا پکاتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور مصیبت زدوں کی نگرانی کرتی۔

اسماء بنت یزید بن السکن حضرت معاذ بن جبل کے چچا کی بیٹی تھی ان کی بابت حضرت معاذ بتاتے ہیں کہ انہوں نے جنگ یرموک میں خیمہ کی لکڑی سے نو رومیوں کو قتل کیا۔ (بحوالہ خاتون اسلام صـ ۱۴۱)

۶۔ شریک حیات کے انتخاب کی آزادی :

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی نظام معاشرت میں اولیاء (جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ، بھائی، چچا، دادا وغیرہ کو لڑکی کی شادی کے وقت ایک اہم کردار ادا کرنا ہوتا ہے، خاص طور پر لڑکی کے لیے مناسب بر تلاش کرنے کے سلسلہ میں، لیکن لڑکی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ والدین یا اولیاء کے انتخاب کو بہر صورت قبول کرے وہ چاہے تو قبول کرے اور چاہے تو رد کر دے۔

ایک خاتون خنساء بنت خدام آنحضور کے پاس تشریف لائیں اور کہا کہ میرے باپ نے میری شادی میرے ابن عم سے کردی ہے تاکہ اپنی حیثیت اونچی کرسکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تمہیں اپنی پسند کی شادی کا خود اختیار ہے، تو اس خاتون نے کہا: میں اپنے والد کے انتخاب کو قبول کرتی ہوں لیکن میں نے عورتوں کو یہ بتانا چاہا تھا کہ شادی کے معاملہ میں آباء کا کوئی دخل نہیں ہے۔ (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

۷۔ بوقتِ جنگ عورت کی طرف سے دی گئی ضمانت:

جنگ کے موقعہ پر اگر ایک خاتون بھی کسی جنگی مجرم کو پناہ دے دے یا اپنی امان میں لے لے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ فتح مکہ کے موقع پر امّ ہانی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن ہیں، نبیؐ سے کہتی ہیں کہ میں نے اپنے دو سُسرالی رشتہ داروں کو پناہ دی ہے تو نبیؐ نے ارشاد فرمایا:

اے اُمّ ہانی جس کو تم نے پناہ دی تو ہم نے بھی اس کو پناہ دے دی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو پناہ دی تو اُن کے بھائی حضرت علیؓ نے اُسے قتل کرنا چاہا تو امّ ہانی نے اس بات کا آنحضورؐ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے شکایت کی۔ نبی نے اس شکایت کا ازالہ کیا اور ام ہانی کی پناہ کو قبول کیا۔ اس روایت کی روشنی میں کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام نے سیاسی میدان میں عورت کو وہ حق عطا فرمایا ہے کہ جسے آجکل کی بزعم خود ترقی یافتہ اقوام بھی دینے سے قاصر ہیں۔

۸۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر :

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں،

والمومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکاۃ ویطیعون اللہ ورسولہ، اولئک سیرحمھم اللہ، ان اللہ عزیز حکیم" (سورۃ التوبۃ ۷۱) (ترجمہ پہلے صفحہ پر گذر چکا ہے)

مومن مرد اور عورت ایک دوسرے کے اولیاء ہیں۔ ولایت سے مراد ایک دوسرے کی نصرت ہے جس میں تمام اچھائیاں آگئیں جیسے نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا۔

۹۔ عورت کیلئے حضانت (پرورش اولاد) کا حق :

زوجین میں اگر طلاق واقع ہو جائے اور دونوں کی کم سن اولاد ہو تو یہ ایک پریشان کن صورتحال ہوتی ہے کہ بچوں کو ماں باپ میں سے کس کے حوالے کیا جائے انگریزی قانون میں میاں بیوی دونوں کو عدالت میں ثابت کرنا پڑتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ بچوں کی پرورش کے زیادہ حقدار ہیں۔ اور پھر جج دونوں کے حالات دیکھ کر کسی ایک کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہے۔ اس کے برعکس اسلام میں یہ طے شدہ امر ہے کہ بچہ ماں کی کفالت میں دیا جائے گا۔ اور سات یا نو سال تک ماں ہی کے پاس رہے گا۔ اگر بچی ہو تو بلوغت تک ماں کے پاس رہے گی۔ إلّا یہ کہ وہ دوسری شادی کرے جیسا کہ نبیؐ نے ایک عورت کو کہا:

"أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَالَمْ تَنْكِحِي" تم اس کی پرورش کی زیادہ حقدار ہو جب تک نکاح نہ کرو۔

اب آیئے ان گوشوں کی طرف جن میں عورت کے حقوق بظاہر مرد سے کم نظر آتے ہیں اور جو ایک عرصہ سے مدارِ بحث بنے ہوئے ہیں۔

۱۔ عورتوں کے لئے پردہ کا حکم:

یہ امر کسی سے مخفی نہیں ہے کہ ستر کے آداب مردوں اور عورتوں کے مختلف ہیں۔ عورتوں کو گھر سے باہر حجاب (پردے) کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے طوالت کے خوف سے نفس آیات ذکر نہیں کی جا رہیں گھر کے پردے کے ضمن میں آیات سورہ النور نمبر ۳۱، اور باہر کے پردہ کے بارے میں آیات سورہ احزاب ۵۴ اور ۵۹ نص قطعی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (ضمیمہ ملاحظہ ہو) پردہ کی حکمت میں (ذالکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن) اور (ذالک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین) کی توضیح اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ اسلام ایک پاکباز معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے۔ جس میں نظر کی عیاشی یا بالفاظ دیگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھ کے زنا کا راستہ روکا گیا ہے۔

نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو بدکاری کی راہ دکھاتا ہے۔ اسی لئے اسلامی تعلیمات کے مطابق نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی جلد شادی پر زور دیا گیا تاکہ وہ نکاح کے ذریعہ محصن (قلعہ بند) ہو سکیں اور اپنے آپ کو ذہنی آوارگی سے بچا سکیں۔

بے حجاب خواتین کس طرح عیاش مردوں کی ہوس کا نشانہ بنتی ہیں، اور بنتی رہی ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، مثلاً ایک خبر ملاحظہ ہو! (بحوالہ ہفت روزہ تکبیر شمارہ ۵۲ تاریخ ۲۶ دسمبر ۹۱ء) "کچھ عرصہ قبل کراچی ایئرپورٹ سے ایک ایئر ہوسٹس کو گرفتار کیا گیا۔ اس پر الزام یہ تھا کہ وہ منشیات اسمگل کرتی ہے۔ اسے گرفتار کر کے سی آئی اے سینٹر لایا گیا، جہاں اُسے نہ صرف تشدد کا نشانہ بنایا گیا بلکہ کئی افراد اُس کی عزت کے درپے بھی ہو گئے، مگر مجبور اور بے گناہ دوشیزہ کی داد و فریاد عرش تک پہنچی تو ان اہلکاروں کے دل میں بھی کہیں سے رحم آ گیا اور انہوں نے اُسے بتایا کہ وہ تو اسی کی طرح مجبور محض ہیں اور وہ خود بھی اس کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے حکومتِ سندھ کی ایک اعلیٰ شخصیت کا نام لے کر کہا کہ یہ سب اُن کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ تمہیں بہرصورت وہاں جانا ہے ورنہ یہاں اگر ہم کچھ نہیں کہیں گے تو کوئی اور تمہارے ساتھ یہی کام کرے گا۔ اس لئے خود ہی وہاں جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اگر تمہاری آہ و زاری رنگ لے آئی تو شاید تم وہاں سے بھی بچ نکلو چنانچہ اس ایئر ہوسٹس کو مذکورہ اعلیٰ شخصیت کے پاس پہنچایا گیا۔ جب اسے وہ لمحات یاد آتے ہیں تو وہ کانپ جاتی ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔"

اس واقعے کی شروعات اس طرح ہیں کہ اسلام آباد سے آنے والی ایک فلائٹ کے درجہ اوّل میں سفر کرنے والی ایک اہم شخصیت نے اس ایئر ہوسٹس کو اپنا کارڈ دیا اور کہا کہ آپ جیسے خوبصورت لوگوں سے ہماری ملاقات رہنی چاہیئے مگر ایئر ہوسٹس نے شکریہ کے ساتھ کارڈ انہیں واپس لوٹا دیا۔ جیسے ہی طیارے نے لینڈ کیا، اہم شخصیت نے اپنے ایک ہم راز اہلِ کار کو طلب کر کے ایئر ہوسٹس کو منشیات کی اسمگلنگ میں گرفتار کرا دیا۔"

ہر قیمتی چیز کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے حفاظتی ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ حکومت کا ایک اعلیٰ عہدیدار جب بلٹ پروف گاڑی میں یا حفاظتی دستہ کے جلو میں سفر کرتا نظر آتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اُسے قید کر دیا گیا ہے یا اس پر ناروا پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اگر ایک خاتون کو اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کے لئے حجاب کا راستہ بتایا جاتا ہے تو دراصل یہ اُس کے اپنے فائدہ کے لیے ہے خاتونِ خانہ ایک جوہرِ آبدار ہے کہ جس کی حفاظت سے تغافل ایک مجرمانہ فعل ہے۔

۲۔ مردوں کیلئے تعدد ازدواج کی اجازت:

مرد کو ایک سے زائد شادی کرنے کی اجازت بشرط عدل دی گئی ہے جو شخص اپنی دو یا دو سے زائد بیویوں میں مکمل مساوات نہ کر سکتا ہو اُس کے لئے بہتر ہے کہ وہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے۔

اگر کسی معاشرہ میں عورتوں کی تعداد مردوں سے کم ہو یا مساوی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تعدُدِ ازدواج کے مواقع بہت کم پیدا ہوں گے۔ یہ صورتِ حال اس وقت پیش آتی ہے جبکہ عورتوں کی تعداد مردوں سے زائد ہو۔ امر واقعہ ہی ہے کہ آئے دن کی جنگوں کی بناء پر اکثر ممالک میں مردوں کی تعداد عورتوں سے کم رہ جاتی ہے ایسی صورت میں اگر ایک مرد کو تعدّد ازدواج کی اجازت نہ دی جائے تو ایک بہت بڑا معاشرتی مسئلہ کھڑا ہو جائے۔ وہ عورتیں جنہیں شوہر میسّر نہ ہوں گے، وہ یا تو راہبات کی طرح تجرّد کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوں گی جو کہ ایک غیر قدرتی فعل ہے اور یا پھر بدکاری کا راستہ اختیار کریں گی جس سے معاشرہ میں اباحیت اور فحاشی فروغ پائے گی اور ناجائز اولاد کا شاخسانہ کھڑا ہو گا غرضیکہ ایسی صورتِ حال میں ایک مسلمان عورت کا اپنے گھر سوکن کا وجود برداشت کرنا اس سے کہیں درجہ بہتر ہو گا کہ وہ شوہر کے لئے داشتاؤں کی موجودگی برداشت کرے۔

۳۔ عورت کی گواہی؛

بلاشبہ قرآنِ مجید کی سورہ بقرہ آیت ۲۸۲ میں گواہی کا نصاب دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بتایا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ حکمت بھی ذکر کر دی گئی ہے کہ دو عورتیں اس لئے کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔ (متعلقہ آیت مع ترجمہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

عورت ہو یا مرد، چار مواقع ایسے ہیں جہاں گواہی کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ حدود و قصاص سے متعلق جرائم یعنی زنا، سرقہ اور قتل و غارت کے وہ واقعات جہاں مرد و عورت دونوں موجود ہوں۔ ایسے مواقع پر عورتوں کو عدالت میں گواہی دیئے جانے کی تکلیف نہ دی جائے گی۔ صرف مردوں ہی کو بطور گواہ طلب کیا جائے گا۔ گویا ایسے مواقع پر خواتین کو غیر ضروری مشقت سے بچایا گیا ہے۔

ب۔ مالی معاملات، سورۂ بقرہ کی مذکورہ آیت کے مطابق ترجیح تو مرد گواہوں کو دی جائے گی لیکن دو مرد نہ ہونے کی صورت میں ایک مرد یا دو عورتیں کی گواہی قابلِ قبول ہوگی۔

ج۔ ایسے واقعات جو عام طور پر عورتوں ہی کے علم میں آسکتے ہیں جیسے حمل، ولادت، جنسی عیوب وغیرہ، ان واقعات میں ایک عورت کی گواہی ہی بغیر تردد کے قبول ہوگی۔

د۔ ایسے واقعات جن کا تعلق گو جرائم سے ہے لیکن صرف عورتیں ہی اس کی شاہد ہوں تو ائمہ اربعہ کے نزدیک عورتوں کی گواہی قابلِ قبول نہ ہوگی۔ وہ اس لئے کہ عام طور پر قتل یا زنا کے واقعات میں عورتوں کا ثابت قدمی سے کھڑا ہونا ایک مشکل امر ہے۔ اس لئے ان کی گواہی میں اشتباہ پیدا ہوسکتا ہے اور یہ شریعت کا اصول ہے کہ اگر شبہ پیدا ہو جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے۔ اس باب میں ظاہریہ کا مسلک زیادہ قرین قیاس ہے کہ اگر وقوعہ کے وقت صرف عورتیں ہی شاہد ہوں تو دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر تسلیم کی جائے گی۔ یعنی عام معاملات میں چار عورتوں کی اور زنا کے واقعات میں آٹھ عورتوں کی گواہی تسلیم کی جائے گی۔ ان کی رائے کے مطابق اگر عورتوں کی گواہی مطلق رد کر دی جائے تو پھر مجرموں کا حوصلہ بڑھے گا اور جرائم کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل مذکور سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ گواہی کے باب میں عورت کی حیثیت کو ایسے ہی تسلیم کیا گیا ہے جیسے مرد کی لیکن ایک مرد کے بالمقابل دو عورتوں کی گواہی مانی گئی ہے جس کا تعلق عورت کی خلقت و طبعیت سے ہے۔

یہ بات اب ایک مسلّمہ حقیقت کے طور پر تسلیم کی جا چکی ہے کہ عورتیں ایک واقعہ کی جزئیات کو اسی صحت و درستگی کے ساتھ بیان نہیں کر پاتی ہیں جیسے کہ مرد۔

ایک مغربی محقق ڈاکٹر ہارڈنگ اپنی کتاب THE WAY OF ALL WOMEN میں لکھتا ہے "اگر مردوں کو انسان کے باہمی تعلقات کے مسائل سے متعلق کام پر لگایا جائے تو یہ کام اُن کے لئے کبھی خوش آئند نہیں ہوتا لیکن عورتیں ایسے کام بہت پسند کرتی ہیں۔ عورتوں کے لئے مشکل مقام وہ ہوتا ہے جہاں ان سے کہا جائے کہ کسی مسئلہ کے جزئیات کو پوری صحت سے ساتھ بیان کریں۔" (بحوالہ قرآن و عورت ص۲۸۔ بحوالہ: طاہرہ کے نام)

ایک حدیث میں عورتوں کو ناقصات عقل و دین کہا گیا ہے، ناقصات عقل سے اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ جس کا مظاہرہ شہادت کے باب میں ہوتا ہے یہ بھی واضح رہے کہ شہادت کوئی حق نہیں ہے بلکہ ایک ذمہ داری ہے جس میں عورت کو ایسے ہی سہولت دی گئی ہے جیسے جمعہ اور جماعت کی حاضری سے۔

۴۔ وراثت:

وراثت کے باب میں ایک لڑکی، لڑکے سے آدھے حصہ کی حقدار ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس پر سورۃ النساء کی آیت ۱۱ نص قطعی ہے لیکن اگر لڑکی کا کوئی بھائی نہ ہو یا میت کے صرف بھائی بہن ہوں تو پھر مذکورہ بالا قاعدے کا اطلاق نہیں ہوتا۔

لڑکی کو بہ نسبت لڑکے کے آدھا حصہ دیا جانا شریعت کے اس اصول پر مبنی ہے کہ "الغرم بالغنم" یعنی منفعت کے حصول میں ذمہ داری کی نسبت کا اعتبار کیا گیا ہے،

لڑکے کا حصہ اس لئے پورا رکھا گیا کہ ایک کنبہ کی مالی کفالت کا بوجھ اس کے ذمہ ڈالا جاتا ہے. شادی کے موقع پر مرد، نہ صرف عورت کو مہر کی رقم ادا کرتا ہے بلکہ عورت کے نان ونفقہ کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ فرض کیجیے کہ دو بھائی بہن وراثت میں مذکورہ قاعدہ کے مطابق حصہ پاتے ہیں۔ اب ان کی شادی کا مرحلہ پیش آتا ہے گو لڑکے کو اپنی بہن کی نسبت دوگنا حصہ ملا ہے لیکن وہ شادی کے موقع پر مہر کی ادائیگی کرے گا اور بیوی اور اولاد کے نان ونفقہ کا بوجھ بھی اٹھائے گا۔ اس کے برعکس اس کی بہن اپنی شادی کے موقع پر اپنے شوہر سے مہر وصول کرے گی اور نان و نفقہ بھی۔ جو حصہ وراثت میں اسے ملا ہے وہ خالصتاً اس کا اپنا ہو گا نہ کہ اس کے شوہر کا۔

غالباً عقیقہ میں بھی اسی حکمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے لڑکے کی ولادت پر دو بکرے ذبح کرنے کا اور لڑکی کی ولادت پر ایک بکرا ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قاعدہ "الغرم بالغنم" کا اطلاق، صرف مرد و عورت کے معاملہ میں ملحوظ نہیں رکھا گیا بلکہ خود مردوں کے درمیان بھی اس کا خیال رکھا گیا ہے۔ غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کو تقسیم کرتے وقت گھڑ سوار شخص کو دو حصے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا پیادہ کو ایک حصہ دیا کرتے تھے۔ (بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

۵۔ دیت :

وراثت کی طرح عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف رکھی گئی ہے یہاں پر یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ نفس مقتول (چاہے مرد ہو یا عورت) اس کی قیمت نہیں لگائی جا رہی ہے، بلکہ ایک خاندان کو اپنے ایک فرد کے قتل ہو جانے سے جو مالی نقصان ہوا ہے اس کی تلافی کی کوشش مطلوب ہے مرد چونکہ خاندان کا سب کچھ ہے اور گھر کی کفالت کی ذمہ داری اٹھاتا ہے اس لئے اس کی دیت عورت کے مقابلہ میں دوگنی رکھی گئی ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مقتولہ (عورت) اپنے شوہر کی وفات یا اس کے معذور ہونے کی بناء پر اپنے کنبہ کی کفالت کر رہی ہو تو کیا پھر بھی اس کی دیت نصف رہے گی ؟ جواباً عرض ہے کہ اس مسئلہ میں قاضی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ حالات کی مناسبت سے دیت کی مقدار کو بڑھا دے جیسا کہ اشہر حرم یا "حرم" کی حدود میں قتل کئے جانے والے شخص کی دیت میں قاضی کی صوابدید پر اضافہ کیا گیا (بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۹ ص ۲۲۵) اور وہ اس لئے کہ جہاں حرم میں نیکی کا اجر دگنا ملتا ہے وہاں برائی یا جرم کرنے کا گناہ بھی دگنا ہو جاتا ہے اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ جو شخص حرم میں کسی کو قتل کریگا وہ دگنی دیت دینے پر مجبور کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ طلاق کا حق مرد کے لئے خاص ہے:

بر بنائے آیت سورہ بقرہ ۲۲۷ مرد ہی کو طلاق دینے کا حق حاصل ہے اس مسئلہ میں بھی گھریلو زندگی کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے ایک حکیمانہ تدبیر اختیار کی گئی ہے۔ عورت کی طبیعت میں جذباتیت اور شفقت کا پہلو غالب ہے کہ جس کی وجہ سے وہ بچوں کی تربیت کے لئے مرد کی بہ نسبت زیادہ موزوں ہے لیکن اگر اسے طلاق دینے کا حق بھی دے دیا جائے تو یہی جذباتیت اُسے معمولی بات پر طلاق دینے پر آمادہ کرے گی۔ اور کوئی بھی گھر شادی کے آغاز ہی میں اجڑنے سے بچ نہ سکے گا۔ اس کے برعکس ایک مرد معاملہ کے تمام پہلوؤں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہی اس انتہائی اقدام پر مجبور ہوگا بالفرض اگر وہ بھی عجلت سے کام لیتا ہے تو طلاق کا شرعی طریقہ کہ ہر طہر میں ایک طلاق دی جائے نہ کہ بیک وقت تین طلاقیں، اُس کی عجلت کا مداوا بن سکتا ہے یعنی اگر عجلت میں اُس نے طلاق دے بھی ڈالی تو وہ ایک طلاق دینے کے بعد سوچنے پر مجبور ہوگا اور عین ممکن ہے کہ وہ عورت کی عدت کے ایام میں اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر آمادہ ہو جائے اور عورت سے رجوع کرلے۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ جہاں مرد کو طلاق کا حق دیا گیا ہے وہاں عورت کے لئے طلاق کا حصول بھی ناممکن نہیں بنایا گیا۔ عورت اگر ناسازحالات کی بناء پر علیحدگی چاہتی ہے تو اُس کے لئے خلع کا راستہ کُھلا ہے، اہلِ مغرب میں طلاق کی کثرت کا ایک سبب یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ عورتیں معاشی استقلال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بناء پر اپنے شوہروں سے ادنیٰ اختلاف ہوتے ہی طلاق کا مقدمہ دائر کر دیتی ہیں۔ لیکن ایک اسلامی معاشرہ میں ایک مسلمان عورت اپنے شوہر کے ساتھ زیادہ سے زیادہ نباہ کرنے کی کوشش کرتی ہے جو کہ ایک مستحسن فعل ہے۔

۷۔ عورتوں کا ملازمت کرنا یا تجارت کرنا:

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ایک گھر میں مرد کفیل نہ ہو یا اُس کی آمدنی گھر کے اخراجات کے لئے کافی نہ ہو اور عورت کام کرنے پر مجبور ہو تو ایک عورت کے لئے ستر و حجاب کی حدود کے ساتھ تجارت کرنا یا ایسی جگہوں پر کام کرنا جہاں صرف عورتیں ہی ملازم ہوں بلا تردد جائز ہے۔ ہاں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا قباحت سے خالی نہیں ہے، اس لئے اسلام مردوں کے ساتھ عمومی اختلاط کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ تین مواقع پر اختلاط کو برداشت کیا گیا ہے جیسے مساجد میں عبادت کے لئے، تعلیم گاہوں میں تعلیم کے لئے اور میدانِ جہاد میں زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے۔

ان میں سے بھی پہلی دو صورتوں میں عورتوں کے لئے علیٰحدہ جگہ مطلوب ہے اور تیسری شکل میں بھی عورتوں کی ضرورت اُس وقت پیش آ سکتی ہے جبکہ زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے نرسنگ سے واقف مردوں کی معقول تعداد میسر نہ ہو۔

جن دفاتر یا اداروں میں عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں وہاں جنسی چھیڑ چھاڑ (Sexual Harassment)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے واقعات ایک معمول بن چکے ہیں کہ جس کی شکایت اب مغربی خواتین بھی کرنے لگی ہیں اور خواتین سیکرٹریوں کے اپنے آفیسرز کے ساتھ ناجائز تعلقات کے اسکینڈل اکثر اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔

اس خرابی کا ازالہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب عدم اختلاط کے اسلامی اصول کو ملحوظ رکھا جائے۔

۸۔ عورت کی سربراہی یا وزارت یا پارلیمنٹ کی ممبر سازی۔

جہاں تک ایک مملکت کی سربراہی کا تعلق ہے، اسلامی مملکت کا سربراہ نہ صرف انتظامی امور کا نگران ہوتا ہے بلکہ اُسے شب و روز عوام کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وزراء اور سفراء کی فوج ظفر موج سے نپٹنا ہوتا ہے حالت جنگ میں قائدانہ کردار ادا کرنا ہوتا ہے اور بعض اوقات جمعہ اور عیدین کے مواقع پر خطابت اور امامت کے فرائض بھی ادا کرنے ہوتے ہیں، اور یہ ساری مصروفیات اتنی ہمہ گیر ہیں کہ ایک عورت جو اپنی طبعی خلقت کی بناء پر ہر ماہ بعض معلوم عوارض سے، اور وقفہ وقفہ کے ساتھ حمل و زچگی کے مراحل سے گذرنے پر مجبور ہے، انہیں کما حقہ، ادا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتی، مرد کو اللہ نے عورتوں پر قوامیت کا درجہ عطا کیا ہے، جو عورت ایک گھر میں قوام نہیں بن سکتی وہ سارے ملک کی قوّام کیسے بن سکتی ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس سلسلہ میں بالکل واضح ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لن یفلح قوم ولوا امورھم امراۃ" (بخاری)

وہ قوم فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے امور ایک عورت کے سپرد کردے،
خیر القرون بلکہ مسلمانوں کے دورِ عروج میں کہیں بھی عورت کو بحیثیت
خلیفہ، حاکم یا قاضی کے مقرر نہیں کیا گیا۔ ازواجِ مطہرات اور بالخصوص حضرت
عائشہؓ کے ہوتے ہوئے انہیں کبھی خلافت کے لئے منتخب نہیں کیا گیا۔ اس
لئے اس مسئلہ میں عورت کی سربراہی کے لئے شرعی جواز پیدا کرنا اسلامی تعلیمات
کا استخفاف ہے۔ جہاں تک پارلیمنٹ یا مسلم مجلس شوریٰ کی ممبری کا تعلق
ہے، مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر مسلمان عورت کے لئے پارلیمنٹ کے جھمیلوں
میں پڑنا بالکل غیر مناسب ہے:

ا۔ عورت کی اصل ذمہ داری گھر کی دیکھ بھال اور اولاد کی تربیت ہے،
اس عظیم ذمہ داری کے ہوتے ہوئے پارلیمنٹ کے جملہ تقاضوں کا پورا کرنا
ممکن نہیں ہے۔

ب۔ پارلیمنٹ میں شرکت مردوں سے اختلاط کے بغیر ناقابلِ تصور ہے
پارلیمنٹ کا اجلاس کئی کئی دن تک جاری رہتا ہے جس کے دوران ایک پارٹی
کے لوگ اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لئے دوسرں ممبروں سے ملاقات کرنے
اور ظہرانوں اور عشائیوں میں شریک ہونے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ج۔ عورت کے لئے ستر وحجاب کی پابندی لازمی ہے لیکن مذکورہ شکل
میں بربنائے اختلاط اس کی خلاف ورزی کا قوی امکان ہے اور اس کا
مشاہدہ موجودہ اسمبلی کی ممبران خواتین کے طرزِ عمل سے بخوبی کیا جاسکتا ہے

08111

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د ۔ عورت کے لئے ایک دن رات کا سفر بھی بغیر محرم کے ناجائز ہے ۔
پارلیمنٹ کی ممبر خاتون کے لئے صرف پارلیمنٹ کی حاضری مطلوب نہیں ہوتی بلکہ مختلف کمیٹیوں میں شمولیت کی بناء پر وقتاً فوقتاً دورے بھی مطلوب ہوتے ہیں جن میں اندرونی اور بیرونی دونوں قسم کے سفر شامل ہیں ۔
مشاہدات بتاتے ہیں کہ ایک عورت کے لئے ان تمام اسفار میں محرم کی پابندی مشکل ہے ۔

بہرصورت صاحب صلاحیت خواتین سے مشورہ کے لئے کوئی مستحسن صورت اختیار کی جاسکتی ہے ۔ جس میں اختلاط کا پہلو نہ ہو ،
جو قباحتیں پارلیمنٹ کی ممبری کے ضمن میں ذکر کی گئی ہیں ، عورت کے سفیر یا وزیر ہونے میں بھی ان کا پایا جانا ضروری ہے ۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ مرد اور عورت حیاتیاتی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں انہیں ایک دوسرے کا مثنیٰ (DUPLICATE) کہنا مناسب نہ ہوگا بلکہ وہ ایک دوسرے کا تکملہ ہیں تاکہ تقسیم کار کے اصول کے تحت ایک دوسرے میں جو کمی ہے اُسے پورا کرسکیں ۔

مرد اور عورت کے حیاتیاتی فرق کو نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر الکسس کیرل نے اپنی کتاب (Man, The Unknown) میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے اور آخر میں یہ حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا ہے ۔

"مرد اور عورت کے درمیان جو فرق پائے جاتے ہیں وہ محض جنسی اعضاء کی خاص شکل ، رحم کی موجودگی ، حمل یا طریقہ تعلیم کی وجہ سے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وہ اس سے زیادہ بنیادی نوعیت کے ہیں۔ وہ خود نیجوں کی بناوٹ سے پیدا ہوتے ہیں اور پورے نظامِ جسمانی میں خصوصی کیمیائی مادّے کے سرایت کرنے سے ہوتے ہیں جو کہ خصیۃ الرحم سے نکلتے ہیں۔ ان بنیادی حقیقتوں سے بے خبری نے ترقیٔ نسواں کے حامیوں کو اس عقیدہ تک پہنچایا ہے کہ دونوں صنفوں کے لئے ایک طرح کی تعلیم، ایک طرح کے اختیارات اور ایک طرح کی ذمہ داریاں ہونی چاہئیں۔ باعتبارِ حقیقت عورت نہایت گہرے طور پر مرد سے مختلف ہے، عورت کے جسم کے ہر خلیہ میں زنانہ پن کا اثر موجود ہوتا ہے یہی بات اس کے اعضاء کے بارے میں بھی درست ہے اور سب سے بڑھ کر اس کے اعصابی نظام کے بارے میں، عضویاتی قوانین بھی اتنا ہی اٹل ہیں جتنا کہ فلکیاتی قوانین اٹل ہیں، ان کو انسانی خواہشوں سے بدلا نہیں جاسکتا، ہم مجبور ہیں کہ ان کو اسی طرح سانیں جیسے کہ وہ ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو خود اپنی فطرت کے مطابق ترقی دیں۔ وہ مردوں کی نقل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ تہذیب کی ترقی میں اُن کا حصہ اس سے زیادہ ہے۔ جتنا کہ مردوں کا ہے۔ انہیں اپنے مخصوص عمل کو ہرگز چھوڑنا نہیں چاہیئے"۔ (بحوالہ خاتونِ اسلام ص ۲۴) رہا عورتوں کا یہ مطالبہ کہ چونکہ ملک میں ان کی نسبت ۵۶ فیصد ہے اس لئے اسی تناسب سے انہیں بھی زندگی کے مختلف شعبوں میں نمائندگی ملنی چاہیئے تو یہ مطالبہ ان نسلی لسانی اور صوبائی نعروں سے مختلف نہیں ہے جس نے نفرت کو جنم دیا ہے اور ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ میں

۹۱-۰۰ سی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
۵۸۱۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد و عورت ایک دوسرے سے ہیں (بعضکم من بعض) وہ ایک دوسرے کے لئے لباس ہیں (ھن لباس لکم وانتم لباس لھن) ان کا آپس کا تعلق محبت ورحمت کا ہے۔ (وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ) نہ کہ کشمکش اور تصادم کا، اور جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے دونوں ایک دوسرے سے مقابلہ کے میدان میں نہیں بلکہ تعاون کے میدان ہی میں زندگی کی گاڑی کو ساحل مراد تک پہنچا سکتے ہیں۔

آخر میں گذارش ہے، کہ ایک مرد وعورت کے لئے اصل مقصود رضائے الٰہی اور جنّت کے انعامات ہیں، ایک مرد کے لئے اگر یہ مقصد دعوت وتبلیغ، جہاد وقتال اور مسلسل جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے تو ایک عورت کو اس کی بشارت ان الفاظ میں دیگئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

اذا صلّت المرأۃ خمسھا وصامت شھرھا وحصّنت فرجھا واطاعت زوجھا قیل لھا ادخلی الجنۃ من ای ابواب الجنۃ شئت" (ابن حبان)

اگر ایک عورت پنجوقتہ نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا: کہ جنّت میں داخل ہو جاؤ جس دروازے سے بھی چاہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ادارہ مذہبی اور اخلاقی کتب چھپوا کر لاگت پر یا مفت تقسیم کرتا ہے۔

جو حضرات اس میں مالی تعاون کرنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

رباط العلوم الاسلامیہ

۲۶۸۔ عالمگیر روڈ

کراچی نمبر ۵

فون نمبر: ۴۹۳۰۴۸۲

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرست کتب

شائع کردہ:-

رباط العلوم الاسلامیہ

۱	دین میں غلو	مصنف مولانا عبدالغفار حسن
۲	خطبۂ نکاح اور مسلم معاشرہ میں خواتین کا احترام	" " " " "
۳	اسلام میں سنّت کا مقام	" " " " "
۴	دینی روح کیوں نہیں	مصنف مولانا وحیدالدین خان
۵	مسلم خاتون حقوق فرائض اور اوصاف	مصنف مولانا عبدالغفار حسن
۶	قرآن فہمی کے بنیادی اصول	مصنف مولانا عبدالغفار حسن
۷	ذکر الٰہی اور دعائیں	مرتبہ: مولانا عبدالغفار حسن
۸	ضابطۂ حیات	جناب خواجہ محمد صدیق

ناشر

رباط العلوم الاسلامیہ

۲۶۸ - عالمگیر روڈ، کراچی ۵